ماہنامہ
احمدیہ
گزٹ
کینیڈا

اگست 2014ء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

جلسہ سالانہ کینیڈا ۲۰۱۴ کی تصویری جھلکیاں

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

اگست 2014ء　　جلد نمبر 43　　شمارہ 8

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ ☆	تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیام نو از پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا	9
☆ ☆	تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مقام و مرتبہ: اصحاب احمدؑ کی نظر میں ازمکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	15
☆	استغفار کی ضرورت اور اہمیت ازمکرم مولانا رانا غلام مصطفی منصور صاحب مربی سلسلہ	20
☆	ہم نے بھی جلسہ کینیڈا جا دیکھا ازمکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب	24
☆	اڑتیسویں جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء کی چند جھلکیاں	25
☆	147ویں کینیڈا ڈے کی بیت الاسلام میں شاندار تقریب ازمحمد اکرم یوسف	37
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	40
☆	تصاویر: بشیر ناصر، اسد سعید، عطاء القدوس طاہر، ظفر احمد خاں، ملک افتخار الحق، اظہر احمد وڑائچ اور بعض دوسرے	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا O

(سورۃ الاحزاب 57:33)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔☆

(سورۃ الاحزاب 57:33)

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اول، صفحہ 24، مطبوعہ ربوہ)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(912) عَنۡ جَعۡفَرٍ عَنِ الۡعَلَاءِ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرًا

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبیؐ، جلد2)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(98) عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عُجۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیۡنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقُلۡنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ قَدۡ عَلِمۡنَا کَیۡفَ نُسَلِّمُ عَلَیۡکَ فَکَیۡفَ نُصَلِّیۡ عَلَیۡکَ ؟قَالَ: قُوۡلُوۡا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی، صحیح بخاری بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 142)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔

اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو

مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس وقت بھی خدائے تعالیٰ نے دنیا کو محروم نہیں چھوڑا۔ اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ ہاں اپنے ہاتھ سے اس نے ایک بندہ کو کھڑا کیا اور وہ وہی ہے جو تم میں بیٹھا ہوا بول رہا ہے۔ اب خدائے تعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دُعائیں مانگو۔ استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حسن اور احسان کو مدِّ نظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل پھر تم کو ملے گا۔

(ملفوظات۔ جلد3، صفحہ 38)

...ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

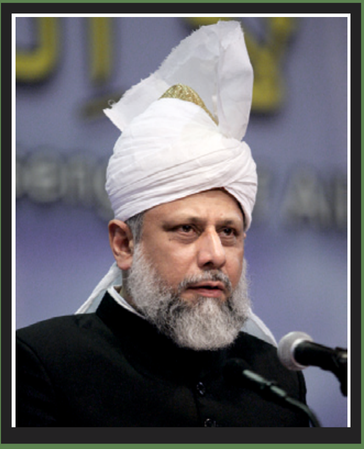

اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔

اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افرادِ جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔
اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔

پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدے دار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون وچرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔

عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 /جون 2014ء بمطابق 06 احسان 1393 ہجری شمسی بمقام فرانکفرٹ۔ جرمنی

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِo اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُo اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَo

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْo وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْo وَ اِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْo وَ اِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْo

(الغاشیہ 88:18-21)

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی اور جس معاملے میں بھی ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہو، کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہو۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ حکمت کے موتیوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہو یا ان کی تلاش ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی کتب اور ارشادات مل جاتے ہیں جو ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں جمعہ پر اکثر ہم دوسری رکعت میں پڑھتے ہیں۔ سورۃ غاشیہ کی یہ آیات پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں پہلی آیت جو میں نے پڑھی ہے یعنی اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اس کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے وہ اپنی گہرائی اور خوبصورتی اور علم و عرفان اور پھر عملی حالت پر منطبق کرنے کا ایک عجیب اور جدا نقشہ کھینچتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے اِبِل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔ بظاہر یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اونٹوں اور نبوت اور امامت کی اطاعت کا کیا جوڑ ہے لیکن جس طرح کھول کر آپ نے تشریح فرمائی ہے اس سے اس جوڑ کا حیرت انگیز ادراک ہمیں بھی حاصل ہوتا ہے۔ آپ کی تفسیر پہلے پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

"قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ 88:18)۔ یہ آیت نبوّت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سرّ ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَل بھی تو ہو سکتا تھا"؟ جَمَل بھی تو اونٹ کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ "اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جَمَل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور اِبِل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدّنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَمَل میں جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اسی لئے اِبِل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوّت ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرَو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اِتّباعِ امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو"۔ یہ پہلی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے۔ اس سے مطابقت کے لئے تمدنی

اور اتحادی حالت قائم رکھنے کے لئے ایک امام ہو۔'' پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے''۔ دنیا کا بھی جو زندگی کا سفر ہے اس میں ایک امام ہونا ضروری ہے جو صحیح رہنمائی کرتا رہے۔'' پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِراہ تقویٰ ہے''۔ فرمایا کہ'' اُنْظُر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدّنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباعِ امام کی قوت ہے۔ اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباعِ امام کو اپنا شعار بناوے۔ کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ کَیْفَ خُلِقَتْ میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو اِبِل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 394-393 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو مَیں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے۔

(ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جا رہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا کے ملتی ہے۔ پس یہ جو اقتباس مَیں نے پڑھا ہے اس میں نبوت اور امامت کا جو تعلق آپ نے اِبِل کی خصوصیات کے ساتھ جوڑا ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے جڑے رہنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کی روحانی بقا اور ترقی ہے اور یہ ضمانت ہے۔ اس میں جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔ اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔

(الصحیح البخاری کتاب الجهاد والسیر باب یقاتل من وراء الامام ویتقیٰ بہ حدیث 2957)

پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ:

وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

(مسند ابی داؤد الطیالسی جلد دوم صفحہ 736 حدیث 2554 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خاص طور پر آج کل کے دور میں جب کہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں بعض معاملات میں آزادی نہیں؟ ایک احمدی مسلمان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہے۔ اور جتنی آزادیاں اسلام میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ اس کے مقابلے میں نہیں ہیں۔ لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے، روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان کے اندر رہنا ضروری ہے۔

یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں مد و معاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔ ہمیں اونٹوں کی قطار کی طرح پیروی کرتے ہوئے سب نظر آئیں گے۔ ایک رخ پر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ امام کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔ روایات میں ایک واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا آتا ہے۔ جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعودؓ نے 'بیٹھ جاؤ' کی آواز سنی اور بیٹھ گئے۔ آواز سن کر یہ نہیں کہا کہ یہ حکم تو اندر مسجد والوں کے لئے ہے بلکہ آواز سنی اور بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کے لئے تھا۔ آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کے لئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کے لئے۔ میرے کان میں اللہ کے رسول کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔ پس یہی میرا مقصد ہے۔

(ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب الجمعة باب الامام یکلم الرجل فی خطبته حدیث 1091)

پس یہ معیار ہیں اطاعت کے جو ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔ اپنی رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آ جائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے ردّ ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ ردّ ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔ پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجا

آوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔

(ماخوذ از حیات بشیر مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ 322-323 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''غسّال کی طرح اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دو''

(ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131)

جس طرح مردہ اپنے آپ کو ادھر ادھر نہیں کر سکتا، حرکت نہیں کر سکتا، اس کو نہلانے والا اس کو حرکت دے رہا ہوتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131 مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح کامل اطاعت والے کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دیدے اور جب یہ معیار ہو گا تو تبھی عہد بیعت نبھانے والے بن سکیں گے۔ تبھی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے بیعت کا عہد کیا ہے نہ صرف یہ سوچ پیدا کرنی ہو گی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہو گا۔ اپنے نمونے نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے نمونے بڑوں کو دکھانے کی ضرورت ہے، یعنی بڑے اپنے نمونے قائم کریں جوان کے بچے اور نوجوان دیکھیں اور سیکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ معیار اوپر سے لے کر نیچے تک ہر عہدیدار کو دکھانا ہو گا، قائم کرنا ہو گا۔ یہاں بعض ذہنوں میں کبھی کبھی یہ سوال اٹھتا ہے۔ اگر وہ باتیں صحیح ہیں۔ میں سوال کی بات کر رہا ہوں جو مجھ تک پہنچے ہیں اگر یہ باتیں صحیح ہیں کہ یہ سوال اٹھانے والے اٹھاتے ہیں کہ کامل اطاعت شاید نقصان دہ ہے۔ اور ایسے لوگوں کی یہ سوچ شاید اس لئے ہے جو کامل اطاعت کو نقصان دہ سمجھتے ہیں کہ یہاں جرمنی میں ہٹلر نے اپنا ہر حکم منوایا اور ڈکٹیٹر بن کر رہا اس لئے دوسری جنگ عظیم میں یہ تصور ہے، یہ تاثر ہے کہ اس وجہ سے ہماری یعنی جرمنی کی شکست بھی ہوئی۔ ان کو نقصان اٹھانا پڑا، سبکی اٹھانی پڑی۔

مَیں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے وحدت کے لئے ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دوسرے مسلمان جو ہیں وہ بغیر امام کے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کوششیں جو ہیں وہ خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں۔ یہ سب کوششیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ (حقیقی تعلیم دوسرے مسلمانوں کے پاس بھی ہے لیکن اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ) ان نتائج کا حصول، کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہے۔

پھر خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہر حال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کا کام تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا ہے۔ اسی کی ان کو فکر پڑی رہتی ہے۔ ان کا کام تو سب کو اپنے زیرنگیں کرنا ہے۔ دنیا میں آپ دیکھیں اپنے ملکوں کی حدوں سے باہر نکل کر بھی دوسرے ملکوں کی آزادیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے وہ ڈکٹیٹر ہوں یا سیاسی حکومتیں ہوں۔ دنیاوی لوگوں کا تو یہ کام ہے۔ ان کا کام تو جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑانا ہے جو ہمیں مسلمان دنیا میں بھی اور باقی دنیا میں بھی نظر آتی ہے۔

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بے شک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرضیکہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ بعض دفعہ دنیاوی لیڈروں سے باتوں میں جب مَیں صرف ان کو روزانہ کی ڈاک کا ہی ذکر کرتا ہوں کہ اتنے خطوط مَیں دیکھتا ہوں لوگوں کے ذاتی بھی اور دفتری بھی تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس کسی موازنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کو بھی دور کر دوں کہ پہلے بھی مَیں شرائط بیعت کے خطبات کے ضمن میں اس کا تفصیلی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر احمدی خلیفہ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کرنی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہونا ہے، اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے وہ قرآن وسنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس اطاعت کے بغیر دوسروں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یا پھر قرآن وسنت سے جو اختلاف کرنے والے ہیں یہ ثابت کریں کہ خلیفۂ وقت کا فلاں فیصلہ یا فلاں کام قرآن وسنت کے منافی ہے۔

یہاں یہ بھی بتادوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ ان پر چلو۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ حدیث 4607)

پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فیصلے غلط ہیں پہلے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔ جماعت میں رہتے ہوئے اگر کوئی بات کرنی ہے تو پھر ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا۔ لکھنے کی اجازت ہے۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی اجازت نہیں۔ یہاں سے وہاں بیٹھ کر غلط قسم کی افواہیں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تاکہ اگر سمجھنے والے کی سمجھ میں غلطی ہے تو خلیفہ وقت اس کو دور کر سکے اور اگر سمجھے کہ اس غلطی کو جماعت کے سامنے بھی رکھنے کی ضرورت ہے تو تمام جماعت کو بتائے۔ جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بعض بدظنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب ؓ کا ایک واقعہ ہے جو قرآن کریم کا ترجمہ انگلش میں کرنے کے لئے لندن آ رہے تھے تو بمبئی سے غالباً ان کی روانگی تھی۔ وہاں پہنچے تو جمعہ کا دن آ گیا۔ جماعت نے درخواست کی کہ آج جمعہ ہے آپ جمعہ پڑھائیں۔ قادیان سے آئے ہیں بزرگ ہیں صحابی ہیں ہم بھی آپ سے کوئی فیض پا لیں۔ نہ جماعت والے آپ کو جانتے تھے، نہ کبھی دیکھا تھا، نہ آپ کسی کو جانتے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا کہ دیکھو تم مجھے جانتے نہیں ہو۔ بعضوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوا۔ تم نے مجھے جمعہ کے لئے کھڑا کر دیا۔ آج اپنا امام بنا دیا۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اگر امام نماز پڑھاتے ہوئے کوئی غلطی کرے تو تم نے سبحان اللہ کہہ دینا ہے۔ اگر امام اس سبحان اللہ پر اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر وہ اصلاح نہیں کرتا، اسی طرح اپنے عمل جاری رکھتا ہے تو تمہارا کام کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کے ساتھ اٹھنا اور بیٹھنا ہے۔ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا ہے کہ تم اپنے طور پر نماز پڑھنی شروع کر دو۔ اسی طرح تم نے بیٹھنا ہے اسی طرح اٹھنا ہے اسی طرح جھکنا ہے۔ پس آگے انہوں نے فرمایا کہ جب عارضی امامت میں اطاعت کا یہ معیار ہے اس کی اتنی پابندی ہے تو خلیفہ وقت کی بیعت میں آ کر جو تم عہد کرتے ہو اور خوشی سے عہد کر کے خود شامل ہوتے ہو، اس میں کس قدر اطاعت ضروری ہے۔ جبکہ تم نے خود سوچ سمجھ کر یہ بیعت کی ہے۔ پس یاد رکھیں عہد بیعت پورا کرنے کے لئے اطاعت انتہائی اہم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدُوں اس کے اطاعت ہو ہی نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے‘‘۔ بڑے بڑے توحید کا دعویٰ کرنے والے جو ہیں وہ بھی اطاعت سے بعض دفعہ باہر نکل جاتے ہیں بت بنا بیٹھتے ہیں۔ فرمایا: ’’کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کریں‘‘۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں کی جا سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد دوم صفحہ 247-246 تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 59۔ الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء صفحہ 1 کالم 3-2)

تاریخ اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ نے کامل اطاعت کی وجہ سے اپنی گردنیں کٹوانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور چند سالوں میں دنیا میں اسلام کو پھیلا دیا تو یہ اطاعت کی وجہ تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنگوں سے اسلام پھیلا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تبلیغ بھی انہوں نے کی۔ اگر کہیں جنگوں کا سامنا ہوا تو دشمن کی کثرت اور تعداد اور حملے انہیں اپنے کام سے روک نہیں سکے۔ اطاعت کی روح ان میں تھی تو کثیر دشمن کے سامنے بھی اگر ضرورت پڑی تو کھڑے ہو گئے اور اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے ماننے والوں نے اطاعت کا نمونہ نہ دکھا کر چالیس سال تک اپنے آپ کو انعام سے محروم رکھا۔ پس اگر ترقی کرنی ہے تو اس زمانے کا جو جہاد ہے جو اپنی تربیت کا جہاد ہے اور پھر وہ جہاد ہے جو تبلیغ کے ذریعہ ہونا ہے خلیفہ وقت کے پیچھے چل کے ہونا ہے اس کی پابندی کرنی ہوگی۔ اسی طرح عمل کرنا ہوگا جس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِبل یعنی اونٹوں کی مثال سے واضح فرمائی ہے۔ اپنی فطرت ثانیہ اطاعت کو بنانا ہوگا بلکہ ہر چیز پر اطاعت امام کو فوقیت دینی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی تفسیر کی روشنی میں بات مزید آگے بڑھاتا ہوں کہ ہلاکت سے بچنے اور بھٹکنے سے بچنے کے لئے اپنی اطاعت کو اطاعت کے اعلیٰ معیاروں پر رکھنے کی ضرورت ہے۔ خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی صبر کے ساتھ مشکلات میں سے گزرا جا سکتا ہے۔ یہ بھی آپ نے فرمایا جو مشکلات میں سے گزر سکتے ہیں تو صبر کے ساتھ مشکلات میں سے خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی گزرا جا سکتا ہے۔ مخالفین احمدیت جتنا بھی ہمیں دبائیں گے۔ ہمیں اپنے زعم میں جتنا بھی دبانے کی کوشش کریں گے، مشکلات میں ڈالیں گے، اپنے زعم میں ہمیں ختم کرنے کی آخری کوششیں کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے باوجود ہماری منزلوں کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ لے جاتا چلا جائے گا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اطاعت اور کامل اطاعت۔

آج ہم دیکھتے ہیں دوسرے مسلمان بیشک قرآن و سنت کو ماننے اور عمل کا دعویٰ کرتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا لیکن ہمیں ان میں صبر اور برداشت نظر نہیں آتی۔ سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کیا کام یہ لوگ کر رہے ہیں۔ پس یہ آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ہی طُرّہ امتیاز ہے کہ صبر اور برداشت کے ایسے نمونے قائم کر رہے ہیں جو قابل رشک ہیں۔ تکلیفوں کو برداشت کرنے کے ایسے نمونے دکھا رہے ہیں جو کہ دَورِ اوّل کے مسلمانوں میں نظر آتے ہیں۔ اور وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (الجمعة:4) کا مضمون اس زمانے کے لئے واضح ہو جاتا ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اونٹ سفر کے لئے پانی جمع رکھتا ہے۔ اس بات سے غافل نہیں ہوتا کہ میں نے ضرورت کے وقت پانی کی کمی کو کس طرح پورا کرنا ہے۔ پانی جمع رکھتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت وہ پانی کام آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کو بھی ہر وقت سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے۔ اور یہ تیاری اور احتیاط کس طرح ہوگی؟ یہ زادِ راہ کے ساتھ ہے۔ زادِ راہ رکھنے سے ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا مومن بھی اس دنیا میں مسافر کی طرح ہے اور بہترین زادِ راہ مومن کے لئے تقویٰ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 394 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اعمال کو اور اپنی عبادتوں کو وہ رنگ ہمیں دینے کی ضرورت ہے جو ہمارے لئے بہترین زادِ راہ ثابت ہوں۔ اس زمانے کے امام کو مان کر روحانی پانی ہمیں میسر آ گیا۔ اس کو سنبھالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔ پس اس حقیقت کو بھی ہر احمدی کو سمجھنے کی

ضرورت ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے فیض سے فیض پانے والے وہی بتائے ہیں جو عمل صالح کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، توحید کو قائم رکھنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کہلاتے ہیں۔

پس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خلافت میں کبھی دنیاوی مقاصد ہو سکتے ہیں یا خلافت کا مقصد بھی دنیاوی مقاصد کی طرح ہے یا دنیا داروں کی طرح ہے۔ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے والوں کا روحانیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ تو تمام دنیاوی ساز و سامان کے ساتھ بھی بسا اوقات کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے دنیاوی مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ کامیابی تو وہی ہے نہ جو آخری فتح مل جائے۔ وہ ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ کوئی ذاتی نفع رسانی نہیں ہے۔ توحید کا جھنڈا لہرانا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل جیت کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہمارے تبلیغی پروگرام ہیں اور دوسرے پروگرام ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہماری دعاؤں کی طرف توجہ ہے اور ہونی چاہئے۔

پس خلافت تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے لئے اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خلافت ہے کیا؟ اور یہ بات اسی وقت سمجھ آئے گی جب کامل اطاعت پر یقین پیدا ہوگا۔ کوئی جتنا جتنا بھی اپنے آپ کو عالم مدبّر یا مقرر سمجھتا ہے، اگر اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباعِ امام کو اپنا شعار بناوے۔ پس جب مکمل طور پر خلیفہ وقت کی پیروی اور اطاعت اختیار کر لیں گے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور حکموں پر عمل کریں گے اور ان کی توجیہیں اور تاویلات نکالنی بند کر دیں گے تو علم بھی اور عقل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ثمر آور ہوگی اور پھل پھول لائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تفسیر پر بنیاد رکھتے ہوئے جب ہم باقی آیات جو مَیں نے تلاوت کی تھیں ان کو بھی دیکھیں تو مزید معانی کھلتے ہیں کہ روحانی آسمان کی بلندیوں کو بھی انسان اُسی وقت چھو سکتا ہے جب اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء:60) کے مضمون کو سمجھیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ بلکہ خلیفہ وقت کے ہر لفظ کو اپنے لئے قابل اطاعت سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

بعض دفعہ بعض معاملات تحقیق کے لئے جب بھیجے جائیں تو پہلی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ پتہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ بات سچ ہے یا غلط ہے۔ اگر تحقیق میں سچائی ہے تو اس کے لئے اس کا مداوا ہونا چاہئے اس کا حل ہونا چاہئے اور جو بھی کمی ہے اس کو پورا ہونا چاہئے اور غلط ہے تو پھر رپورٹ دے دی جائے کہ غلط ہے کسی نے یونہی بات کر دی۔ تحقیق بعد میں کی جاتی ہے، پہلے اس شخص کا پتہ کھوج لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کون ہے وہ یا کون نہیں ہے۔ اس سے کسی عہدیدار کو غرض نہیں ہونی چاہئے کہ کس نے شکایت کی ہے کس نے اطلاع دی ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ جو رپورٹ بھیجی جائے، رپورٹ کے لئے کوئی بات بھیجی جائے اس پر تحقیق کریں اور اطلاع دیں۔ جہاں خلیفہ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔ جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم انشاء اللہ بڑھیں گے۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب روحانی بلندیوں پر جاؤ گے تو ایمان بھی اس طرح مضبوط ہوں گے جس طرح پہاڑ مضبوطی سے زمین میں گڑے ہوئے ہیں اور اس روحانی عروج اور مضبوطی ایمان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم زمین پر اسلام کا پیغام لے کر پھیل جاؤ گے۔ تمہاری ترقی انشاء اللہ تعالیٰ مشرق میں بھی ہو گی اور مغرب میں بھی ہوگی۔ یورپ بھی تمہارا ہوگا اور ایشیا بھی۔ امریکہ بھی تمہارا ہوگا اور افریقہ بھی۔ آسٹریلیا میں بھی حقیقی اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اور جزائر میں بھی۔

اسلام کے پھیلنے کے حوالے سے مَیں ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ یہاں مَیں نے یہ سنا ہے کہ ایک اعتراض کرنے والے کی یہ بات سن کر آپ میں سے بعض پریشان ہو جاتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ جرمنی فتح ہو گیا تو یورپ فتح ہو گیا۔ جلسہ پر یہ بینر لگا ہوا تھا تو کسی نے دیکھ کر یہ اعتراض کیا کہ گویا آپ یہاں جرمنی کو فتح کرنے آئے ہیں۔ ظاہراً آپ نرمی اور پیار کا نعرہ لگاتے ہیں اور لبادہ اوڑھا ہوا ہے لیکن آپ کے عزائم خطرناک ہیں۔ یہ بات کہنے والے کی بھی بے سمجھی ہے۔ بے عقلی ہے یا شرارت ہے۔ اگر شرارت ہے تو خطرناک ہے کہ اس طرح مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جماعت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور سمجھانے والے کی بھی کم علمی ہے اور بلاوجہ کی پریشانی ہے کہ اس سوال سے پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ عمومی طور پر یہاں کے رہنے والے لوگ، مقامی جرمن لوگ عقل رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو جماعت دنیا میں مشنری کام کر رہی ہے اور خدمت خلق کے کام کر رہی ہے، تبلیغ اسلام کر رہی ہے تو اس لئے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتا کر انہیں اسلام سے قریب کرے اور اس میں شامل کرے۔ فتح کے لفظ سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ ہم نے تلوار چلانی ہے یا حکومتوں پر قبضہ کرنا ہے۔ ہم تو سب سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ یہ ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔ پس اس میں پریشان ہونے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم دنیا میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ جرمنی کیا اور یورپ کیا ہمیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو فتح کرنا ہے۔ لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دلوں کو گھائل کر کے۔ اگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فقرہ کہا تھا تو یہ تو جرمن قوم کی بڑائی بیان کی تھی۔ ایک جرمن نو احمدی کی دعوت پر یہ فقرات کہے گئے تھے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔ اس وقت آپ کے زمانے میں جرمن نو احمدی وہاں گئے تھے تو یہ ان کی بڑائی بیان ہو رہی ہے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔ ان میں لیڈرانہ صلاحیت ہے۔ اگر انہوں نے اسلام کو سمجھ لیا تو سمجھو کہ یہ تمام یورپ کو سمجھا سکیں گے اور پھر یورپ ان کی بات مانے گا۔

(ماخوذ از ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں دعوتوں کے مواقع پر تین تقاریر، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 69 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مصلح موعودؓ کی یہ بات سچ ہے۔ آج یہ ثابت ہو رہی ہے۔ یورپی یونین بنی ہوئی ہے۔ اس میں دیکھ لیں جرمنی کی لیڈرانہ صلاحیتیں ہی نظر آ رہی ہیں۔ ہر ایک اس کی طرف دیکھتا ہے۔

(باقی صفحہ 39)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیامِ نو

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب
پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اڑتیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 21 جون 2014 پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کی تھی۔ آپ نے 'حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کا بابرکت نظام کا قیام نو' کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں نہایت عالمانہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ o (سورۃ النّور 56:24)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

نبوّت کی جانشینی میں قائم ہونے والی خلافت کے لئے اسلام میں ''خلافتِ راشدہ''، ''خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ'' اور ''خلافتِ حقّہ'' کی اصطلاحات رائج ہیں۔ جب یہ اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں تو ان سے مراد خالصۃً وہی خلافت ہوتی ہے جو نبوّت کی جانشینی میں اس کے انوار، کمالات اور برکات کی مظہر ہوتی ہے۔ وہ نبوّت کی ذمہ داریوں، اس کے فرائض اور کاموں کو آگے چلانے والی ہوتی ہے۔ خلیفہ کے معنے بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔... خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد6، صفحہ 353-354)

عملی طور پر زمین پر خدا تعالیٰ کا حکم، اس کا قانون، اس کی مرضی، اس کی شریعت وغیرہ اس کی خلافت ہے جو دنیا میں نبی کے ذریعہ آتی اور جاری ہوتی ہے۔ اس پہلو سے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے اوّلین خلیفہ ہوتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ان کے جانشین ہوتے ہیں جو اُن کے کام کو آگے چلاتے اور بڑھاتے ہیں اور ان کی آمد کی اغراض کو پورا کرتے ہیں۔ اس خلافت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن بنیادی طور پر اسلام میں خلافت کے دوسری بار قیام کے بارہ میں آپؐ نے بڑی جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوّت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر خدا تعالیٰ نبوّت کو اٹھا لے گا اور پھر اس کے بعد نبوّت کے طریق (منہاج) پر خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر خدا تعالیٰ خلافت کو اٹھا لے گا۔ پھر ایک سخت گیر بادشاہت آئے گی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر ایک جور وجبر والی بادشاہت ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ ''ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃً عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ۔ ثم سکت'' (مسند احمد بن حنبل مسند الکوفیین حدیث نعمان بن بشیرؓ و مشکوٰۃ المصابیح باب الانذار والتحذیر) اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموش ہوگئے۔

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جو آپؐ کی صداقت اور آپؐ کے دین کی عظمتوں کو آشکار کرتی ہے۔ اس حدیث میں آپؐ نے اپنی امّت کے قیامت تک کے سفر کو انتہائی کم الفاظ میں بیحد وسعت اور جامعیت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔

آپؐ نے اپنے اس فرمان میں شروع میں نبوّت کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اس کے بعد خلافت کا اور پھر اس کے بعد امّت کے مختلف ادوار کی مختلف حالتوں کو بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے قیام کا ذکر فرمایا ہے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پیشگوئی میں دوسری بار قائم ہونے والی خلافت سے پہلے نبوّت کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہ بہت ہی پیارا انداز ہے جو آپؐ نے اختیار فرمایا ہے۔ جو آپؐ کے قادر الکلام ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ انداز بتاتا ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا فرمائے تھے۔ آپؐ کے اس کلام کی مثال وہی ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں قرآن کریم میں بھی بیان فرماتا ہے کہ:

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا

(سورۃ القصص 9:28)

یعنی حضرت موسیٰؑ کو جب ان کی والدہ نے دریا میں رکھ دیا تو ان کو فرعون کے لوگوں نے اس لئے اٹھالیا کہ وہ بڑا ہو کر ان کا دشمن بنے اور ان کے لئے باعث غم ہو۔

اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ آل فرعون کی یہ خواہش تھی کہ حضرت موسیٰؑ ان کے لئے پریشانیوں کا باعث بنیں اور انہوں نے آپؑ کو اس لئے دریا سے نہیں لیا تھا کہ آپؑ ان کے لئے مسائل کا

موجب بنیں۔ حالانکہ اگلی آیت میں لکھا ہے کہ انہوں نے اسے یہ سوچ کر لیا تھا کہ

عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا وَّھُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ○

(سورۃ القصص 10:28)

کہ امید ہے کہ یہ بچہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لیکن وہ جانتے نہ تھے کہ آگے جا کر کیا ہونے والا ہے۔ بچے کو دریا میں سے اٹھانے اور اس کے دشمن اور باعث حزن بن جانے کے درمیان اس جگہ ساری تفصیل مخفی رکھی گئی ہے۔

پس یہ ایک اسلوبِ بیان ہے جو کلام کی فصاحت و بلاغت پر مبنی ہے۔ ایسے کلام میں واقعے یا قصے کی درمیانی کڑیاں یا تفصیلات حذف کر دی جاتی ہیں اور نتیجہ بیان کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مرزا غالب کہتا ہے:

مگس کو باغ میں جانے نہ دیجیو
کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ شہد کی مکھی باغ میں جائے گی تو وہاں وہ کسی پروانے سے لڑ بھڑ کر اسے ہلاک کر دے گی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شہد کی مکھی باغ میں جائے گی تو وہاں سے پھول کا رس لائے گی۔ شہد کے ساتھ موم بھی بنائے گی۔ موم سے پھر موم بتی بنے گی۔ وہ جلے گی تو اس پر پروانہ آئے گا تو جل کر مر جائے گا۔ اب دیکھیں اس میں درمیانی تمام کڑیاں اور تفصیلات حذف کر دی گئی ہیں اور براہِ راست نتیجہ کا ذکر کر دیا ہے۔ یہی اسلوب رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں موجود ہے۔ آپؐ نے اپنے اس انتہائی بصیرت افروز فرمان کی ابتداء میں نبوّت کا ذکر کر کے خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ بعد میں قائم ہونے والی خلافت کے ذکر سے پہلے نبوّت کا ذکر نہیں فرمایا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح خلافت پہلے قائم ہوئی تھی اسی طرح اب بھی قائم ہوگی۔ آپؐ اس کا ذکر فرما بھی چکے ہیں کہ:

مَا کَانَت نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡھَا خِلَافَۃٌ

(کنز العمّال۔ جلد ۱۱، صفحہ ۲۵۹۔ ناشر مکتبہ التراسل اسلامی بیروت لبنان)

کہ ہمیشہ نبوّت کے بعد خلافت جاری ہوئی ہے۔ اسی لئے آپؐ نے اس درمیانی کڑی کو بیان نہیں فرمایا۔

اس حقیقت کے ساتھ آپؐ یہ حقیقت بھی کئی مواقع پر بیان فرما چکے تھے کہ مسیح و مہدی آئے گا تو وہ مقامِ نبوّت پر فائز ہوگا۔ وہ آپؐ کی امّت میں ایک نبی ہوگا۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس خلافت کا قیام مقدّر تھا جس کا ذکر اس عظیم الشان تفصیلی پیشگوئی میں رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے۔

اس تفصیلی پیشگوئی میں آپؐ نے اپنے بعد قائم ہونے والی خلافت کی حد بندی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب اللہ چاہے گا تو اسے اٹھالے گا۔ اس کے بعد ملوکیت آجائے گی۔ مگر اپنی امّت میں آنے والے نبی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت کے ذکر کے بعد آپؐ نے خاموشی اختیار فرما کر یہ ظاہر فرما دیا کہ اس کا سلسلہ غیر منقطع، دائمی اور تا قیامت نہ ٹوٹنے والا ہے۔ قیامت تک اس کی کوئی حدّ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد منہاج نبوّت پر قائم ہونے والی خلافت کا ذکر کر کے فرمایا کہ جب تک اسے اللہ چاہے گا قائم رکھے گا۔ ''ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَرۡفَعَھَا۔'' وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ لیکن دوسری بار اس کے قیام کے ساتھ آپؐ نے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ: ''ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَرۡفَعَھَا۔'' وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ بلکہ ''ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃً عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی، فرما کر ''ثُمَّ سَکَتَ'' پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے۔

رسول اللہ ﷺ کے کلام کی یہ طرز ایک یقینی پیغام دیتی ہے کہ امّت کی آخری تقدیر اس خلافت علیٰ منہاج النبوّت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کا دور غیر محدود ہے۔ جب وہ قائم ہوگی تو پھر اس کے اٹھ جانے کا کوئی تصوّر موجود نہیں۔ اس غیر متزلزل اور غیر منقطع سچائی کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی، غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے **کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔**''

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

پھر آپؑ آیتِ کریمہ ''اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاھِدًا عَلَیۡکُمۡ'' (المزمّل) کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''غرض شہادتِ دائمی کا عقیدہ جو نصّ قرآنی سے بتواتر ثابت اور تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلّمہ ہے تبھی معقولی اور تحقیقی طور پر ثابت ہوتا ہے جب خلافت دائمی کو قبول کیا جائے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 263)

یہ ہے منہاجِ نبوّت پر قائم وہ خلافت جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دوبارہ اسلام میں قائم فرمایا۔ یہ ہے وہ عظیم تصوّرِ خلافت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود پیش فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے بعد پانچ خلیفے قائم فرما کر اس پیشگوئی کی، اس تشریح کی اور اس تصوّر کی سچائی کی فعلی شہادت پیش فرمائی۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے اس خلافت کو قدرتِ ثانیہ بھی قرار دیا ہے اور اس قدرتِ ثانیہ کو حضرت ابوبکرؓ کی مثال سے واضح فرما کر بتایا ہے کہ اس سے مراد خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ جو حضرت ابوبکرؓ کی مثال پر شخصی خلافت تھی، اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کی دو قدرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''(۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبیؑ کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا۔''

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305,304)

اس تحریر میں حضور علیہ السلام نے انتہائی واضح الفاظ اور روشن مثال سے واضح فرمایا ہے کہ یہ دوسری قدرت خلافت راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ اور خلافتِ حقہ اسلامیہ کے سوا اور کچھ نہیں، جس کی مثال حضرت ابوبکرؓ ہیں اور اس کا حوالہ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا، آیتِ استخلاف ہے۔ یہ ہے وہ خلافت جس کا احیائے نو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آخرین میں ہوا ہے۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! یہ خلافت کی نعمت کیا ہے؟ اس کا

مقام کیا ہے؟ اس کا عرفان کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں کیا رویّہ بلکہ کیسی عقیدت، محبت، اطاعت اور احترام کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے؟ اس کے لئے دیکھیں حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کے پوتے حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہیدؒ کیا فرماتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

’’امامتِ تامّہ کو خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ اور خلافتِ رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشۂ خلافت میں جلوہ گر ہوا تو نعمتِ ربّانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہنچی اور کمالِ روحانی اسی رحمتِ رحمانی کے کمال کے ساتھ نورٌ علیٰ نور آفتاب کی مانند چمکا۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 83,82، مطبوعہ 1949ء، ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

خلیفۂ راشد اور دیگر ائمّہ وصلحائے امّت کے مابین فرق کیا ہے؟ اس کو بیان کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں:

’’خلیفۂ راشد رسول کے فرزند ولیعہد کی بجائے اور دوسرے ائمّۂ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے۔ پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادتمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری و خدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں، وہ بتمامہ اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجا لائیں۔ اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 93، مطبوعہ 1949ء، ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

آپؒ نے امامتِ تامّہ کو خلافتِ راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قرار دیا ہے۔ یعنی وہ امامت جو شیشۂ خلافت میں ڈھلتی ہے تو نورٌ علیٰ نور ہو جاتی ہے، چنانچہ اس منصبِ امامت پر فائز امام کے مقامِ رفیع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’امام، رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے اور تمام اکابرِ امّت و بزرگانِ ملّت ملازموں اور خدمتگاروں اور جانثار غلاموں کے مانند ہیں پس جس طرح تمام اکابرِ سلطنت وارکانِ مملکت کے لئے شہزادۂ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسّل واجب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس سے مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے۔ ... اور اس کے حضور اپنے علم و کمال کو سمجھ بیٹھنا دونوں جہان کی شقاوت ہے۔ اس کے ساتھ یگانگی رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو رسول سے بیگانگی ہے۔ ... امامِ وقت سے سرکشی اور روگردانی اس کے ساتھ گستاخی ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے۔ اور خفیہ طور پر خود ربّ العزّت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔ الغرض اس کے توسّل کے بغیر تقرّبِ الٰہی محض خلل و وہم اور ایک خیال ہے جو سراسر باطل اور محال ہے۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 78، مطبوعہ 1949ء، ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

یہ اقتباسات خلافت کے مقام و مرتبے اور اس کے تقدّس و عظمت کے عرفان کی شیرینی سے اس طرح لبریز ہیں کہ ان کے ایک ایک بیان سے نعمائے خلافت کا شہد ٹپکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل مگر آپؑ کے زمانے سے پیوستہ زمانے کا یہ جلیل القدر بزرگ جسے مُحی السنّۃ، قامع البدعۃ، مُحدّث وفقیہِ بے بدل، عارف باللہ، عاشقِ رسول اور مجاہد فی سبیل اللہ قرار دیا گیا، عرفانِ خلافت کی ایسی ایسی باتیں لکھ گیا ہے کہ جیسے وہ دَورِ آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بابت خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کو پورے جلال اور عظمت کے ساتھ امّت کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس سارے عرفان کو بانٹتے ہوئے مسیح و مہدی کی خلافت کی عظمت کی بھی نشاندہی کر رہا تھا اور گویا خفتگانِ امّت کو بیدار کر رہا تھا کہ اٹھو اور اس نعمتِ خداوندی سے جھولیاں بھر لو۔ مبادا اس عطیۂ ورحمت الٰہیہ سے محروم ہو جاؤ۔ اس نعمت کی طرف کھینچنے کے لئے وہ اس کی عظمت اس طرح بیان کرتا ہے کہ

’’خلیفۂ راشد سایۂ ربّ العٰلمین، ہمسایۂ انبیاء مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مُقرّبین ہے، (یہ اسجدوا لِاٰدم کی تفسیر ہے کہ اطاعت کے لحاظ سے وہ ملائکہ کا ہم پایہ ہے۔ ناقل) دائرۂ امکان کا مرکز، (یعنی اسے قوّتِ تکوینی (کن فیکون کی صفت الٰہیہ) میں ایک دسترس عطا ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ آئندہ اسلام کے غلبہ کے جو بھی امکانات ہیں ان کا مرکز خلیفۂ راشد ہے۔ ناقل) تمام وجوہ سے باعث فخر اور اربابِ عرفان کا افسر ہے۔ دفترِ افرادِ انسی کا سِرّ ہے۔ (افرادِ انسی کا یہ دفتر کیا ہے؟ یہ انسان کی پیدائش کی غرض وغایت ہے۔ یہ وما خلقت الجنّ والاِنس الّا لِیعبُدون کی تفسیر ہے۔ اور اسے آیتِ استخلاف میں یعبدوننی میں بیان کیا گیا ہے۔ ناقل) اس کا دِل تجلّیٔ رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبال جلالتِ یزداں کا پرتَو ہے۔ اس کی مقبولیّت جمالِ ربّانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغِ قضا اور مہر عطیات کا منبع۔

(ع اس کے جلو میں رحمت وقہری تجلّیات۔
جلوہ کناں ہے اس میں خدائی، یہی تو ہے۔ ناقل)

اس سے اعراض معارضۂ تقدیر اور اس سے مخالفت، مخالفتِ ربّ قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمتگزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پُر از خلل، اور جو علم اس کی تعظیم وتکریم کے بیان میں نہ لایا گیا، سراسر وہمِ باطل ومحال ہے۔ جو صاحبِ کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکتِ حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔

خلیفۂ راشد نبی حکمی ہے (یعنی اپنے عالی منصب کے اعتبار سے وہ نبی کے احکام کو اس کے اصل جانشین کے طور پر نافذ کرتا اور جاری رکھتا ہے اس حکم کے لحاظ سے گویا وہ نبی کے مثل ہے۔ ناقل)۔ گو وہ فی الحقیقت پایۂ رسالت کو نہیں پہنچا لیکن منصبِ خلافت احکامِ انبیاء اللہ کے ساتھ منسوب ہوا۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 87,86، مطبوعہ 1949ء، ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

حضرت سیّد محمّد اسمٰعیل شہیدؒ کے یہ اقتباس سونے کے پانی سے لکھنے والے ہیں۔ ان کی ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل مختصر سی کتاب ’’منصبِ امامت‘‘ مئے علم وایمان وعرفانِ خلافت سے چھلک رہی ہے۔ آپؒ نے اسی امامت کو ظلِّ رسالت قرار دیا ہے۔ (منصبِ امامت صفحہ ۷۴) اور یہی وہ خلافت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دوبارہ قائم ہوئی۔ جس سے ہم ہر لمحہ فیضیاب ہوتے ہیں۔

مسلمانانِ ہند کے ایک ممتاز عالم، مسلّمہ مفکّر اور تحریک خلافتِ ہند کے لیڈر مولانا ابوالکلام آزادؔ نے بھی خلافت کی عظمت و اہمیّت پر قلم اٹھایا ہے جس کے حسبِ ذیل ترشّحات ملاحظہ ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:

’’نبوّت کا مقام، تعلیم وتربیّت امّت کی مختلف قوّتوں سے مرکّب تھا۔ قرآنِ حکیم نے ان کو تین اصولی قسموں میں بانٹ دیا ہے۔ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ۔ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ ۔ (3-62) تلاوتِ آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم کتاب وحکمت۔ خلفاء راشدین ان تینوں منصبوں میں وجودِ نبوّت کے نائب تھے۔ وہ منصبِ اجتہاد وقضاء شرع کے ساتھ قوّتِ ارشاد و تزکیہ وتربیّت بھی رکھتے تھے۔ وہ ایک صاحبِ وحی کی طرح خدا کے کلام کی منادی کرتے ایک ایک نبی کی طرح دلوں اور روحوں کو پاکی بخشتے اور ایک رسول کی طرح تعلیم کتاب اور حکمت وسنّت سے امّت کی تربیّت و پرورش کرنے والے تھے۔...

جسموں کا نظام بھی انہی کے ہاتھوں میں تھا، دلوں کی حکمرانی

بھی انہی کے قبضہ میں تھی۔یہی حقیقی اور کامل معنی منصبِ نبوّت کی نیابت کے ہیں اور اسی لئے ان کا وجود اور ان کے اعمال بھی اعمالِ نبوّت کا ایک آخری جزء تھے کہ ’’عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ‘‘۔اور’’ وَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ‘‘ کے حکم میں نہ صرف سنّتِ عہدِ نبوّت بلکہ خلافتِ راشدہ و خاصّہ کی سنّت بھی داخل ہوئی اور شرح اس سرّ الٰہی کی بہت طولانی ہے، یہاں محض اشارت مطلوب۔‘‘

(مسئلۂ خلافت۔صفحہ 20-21 مطبوعہ خیابان عرفان کچہری روڈ لاہور)

پھر وہ خلافتِ راشدہ کی ضرورت و اہمیّت اور برکات کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’’کتاب و سنّت نے جماعتی زندگی کے تین رکن بتلائے ہیں۔

۱: تمام لوگ کسی ایک صاحبِ علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔

۲: جو کچھ وہ تعلیم دے، ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔

۳: قرآن و سنّت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون و چرا تعمیل و اطاعت کریں سب کی زبانیں گونگی ہوں، صرف اس کی زبان ہو۔سب کے دماغ بیکار ہو جائیں، صرف اس کا دماغ کارفرما ہو۔لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ، صرف دل ہوں جو قبول کریں، صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے، جانوروں کا ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے، مگر نہ تو جماعت ہے، نہ امّت و قوم نہ اجتماع۔اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں، کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں، قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔‘‘

(مسئلۂ خلافت۔صفحہ 243 مطبوعہ خیابان عرفان کچہری روڈ لاہور)

مولانا آزاد باتیں تو بہت کھری اور سچی کر گئے ہیں مگر ان کی آنکھ اس امام اور خلیفۃ اللہ کو شناخت کرنے سے قاصر رہی جو اس کے قریب، ارد گرد اور آس پاس تھا۔ایسے لوگوں کی زبانیں سچی باتیں کہہ تو دیتی ہیں مگر ان کی اپنی کسی قلبی تاریکی کے باعث ان کے دل ہدایت کی روشنی سے محروم رہتے ہیں۔دراصل بنیادی طور پر یہ وہی باتیں ہیں جو اُس دَور کے خلیفۃ اللہ نے کہی تھیں کہ:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم یا وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، سب سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء، روزنامہ الفضل قادیان، 31 جنوری 1936ء)

نیز فرمایا:

’’جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے۔جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے۔جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے۔اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے، اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہو گی اور اس سے جس قدر دور ہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی۔جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔20 نومبر 1946ء)

پس یہ ہے وہ خلافت جو رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس دَور میں قائم ہوئی اور اسی کے ساتھ غلبۂ اسلام کی تقدیر وابستہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اطاعتِ خلافت مومن کے لئے جزوِ ایمان ہے۔چنانچہ اس کا عرفان دیتے ہوئے حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہیدؒ لکھتے ہیں کہ شریعت دراصل کتاب اللہ، سنّتِ رسولؐ اور احکامِ خلیفۃ اللہ کا نام ہے اس لئے اس کی اطاعت ایک مومن کے ایمان کا جزوِ لازم ہے۔امامِ وقت کے احکام بھی شریعت کا جزو ہیں۔آپؒ فرماتے ہیں:

’’پس شرع، مجموعہ کتاب اللہ و سنّتِ رسول اللہؐ اور احکامِ خلیفۃ اللہ سے مستفاد شدہ امور سے مراد ہے۔پس جیسا کہ کتاب و سنّت اصولِ دینِ متین سے ہے، ایسا ہی حکمِ امام بھی ادلۂ شرعِ مبین سے ہے۔اور جس طرح سنّت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے، ایسا ہی حکمِ امام، سنّتِ رسولؐ سے دوسرے درجہ پر ہے۔پس اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنّتِ نبویؐ اور مُبیّن امام ہے۔کتاب اللہ پر ایمان سب سے اوّل ہے اور ایمان بالرسول بعدہٗ اور خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجہ پر۔چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں ان کی بھی تابعداری کرو۔نبی ﷺ نے فرمایا ہے: عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔میرا اور میرے خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑو۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 91 مطبوعہ 1949ء ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

سامعین کرام! یہ ہے وہ خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ جس کی واضح اور غیر مبہم خبر رسول اللہ ﷺ نے دی اور اسے نبوّت کے معیار، نبوّت کے راستے اور نبوّت کے طریق پر قرار دیا ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے وقت کے نبی کا غلبہ لکھ چھوڑا ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ تقدیر ہے۔اسی طرح اس خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ کے لئے لازم ہے۔یہ ناقابلِ تسخیر ہے۔اس کے ساتھ وابستہ اسی تقدیر الٰہی کو یاد کراتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’جس طرح اس احرار موومنٹ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بے انتہا فضلوں کی بارشیں برسا دی تھیں، مَیں یہ کامل یقین رکھتا ہوں کہ اس احرار موومنٹ کے نتیجہ میں بھی اتنی عظیم الشان رحمتیں اللہ تعالیٰ کی جماعت پر نازل ہوں گی جن کا آپ تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔وہ جماعت آج کچھ اور ہے جس کو احرار نے مٹانے کی کوشش کی تھی، اس سے آج سینکڑوں گُنا زیادہ طاقتور ہے جتنی اس وقت 1933ء و 1934ء میں تھی۔آج جس جماعت کو مٹانے کی یہ کوشش کر رہے ہیں مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گُنا اُبھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم بھی نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔اگلی نسلیں جو مخالفتیں دیکھیں گی وہ بڑی بڑی حکومتوں کے اجتماع کی مخالفتیں ہوں گی۔... یہ چھوٹی چھوٹی چند حکومتیں مل کر جن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے۔جو دنیا سے مانگ کر پلتی ہیں اور ہر چیز میں محتاج رہتی ہیں اور خدا نے جو تھوڑا بہت دیا ہے اسی پر تکبّر کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ خدا کی جماعتوں سے ٹکّر لینے کی سوچ رہی ہیں۔... جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیّا کرتی ہیں۔اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر مجھے مخالفت نظر آرہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں، اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو

مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی اُن کے مقدّر میں بھی لکھ دی جائے گی۔

مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکّل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ مَیں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمّت وصبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چُور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی۔‘‘

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمودہ 29 جولائی 1984ء بر موقع پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ)

یہ ہے وہ خلافت جو قیامت تک ناقابلِ تسخیر ہے، جس کا احیائے نو اس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت نبوّت کی منہاج پر وہ خلافت ہے جو اپنی غیر معمولی اور کثیر التعداد برکات کے ساتھ تجدید دین کی برکت بھی رکھتی ہے۔ تجدید دین اس کی منجملہ برکات میں سے ایک برکت ہے۔ اسی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 383)

پس حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ قائم ہونے والی یہ ہے وہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جو تجدید دین کے تمام سامان اور تمام صلاحیتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے تو کیا خلیفۃ المسیح نے کبھی اعلان کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے؟

معزّز سامعین! بات اعلان کی نہیں۔ بات ذہنوں اور دماغوں کی ہے جو خلافت کے عرفان اور اس پر ایمان سے خالی ہو چکے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے ایسے لوگوں کو فرمایا تھا:

وَیْلَکُمْ! اِنَّ مَدِیْنَتَکُمْ مَحْفُوْفَۃٌ بِمَلَائِکَۃِ اللّٰہِ، وَاللّٰہِ اِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَتَتْرُکُنَّھَا۔

(طبری۔ ذکر الخبر عن قتل عثمان بن عفانؓ)

کہ اگر تم نے (حضرت عثمانؓ) کو قتل کیا (اور خلافت کو پامال کرنے کی کوشش کی) تو یاد رکھنا کہ مدینہ جس کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں وہ لازماً مدینہ چھوڑ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے تو شہر کی بات کی تھی مگر جن کے دل، جن کے دماغ اور جن کے وجود خلافت سے خالی ہو چکے ہوں ان سے فرشتوں کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے لوگوں کو رد کر کے انہیں گمراہیوں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وہی خلیفے بناتا ہے۔ خلیفہ بنانا اسی کا کام ہے تو یہ سوال کرنے کی جرأت ہی کس طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام پر تنقید کر سکے۔ وہ جس طرح بھی کسی کو خلیفہ بنائے، مومن کا کام ہے کہ اس کی غیر مشروط اطاعت کرے اور اس سے ہمیشہ کے لئے منسلک رہے۔

اگر یہی دلیل خلیفہ کی سچائی کی ہے کہ وہ خود اعلان کرے کہ اسے اللہ نے بنایا ہے، تو پہلے چار خلفائے مسیح موعودؑ نے کھل کر کہا تھا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ تو اس کے باوجود ان کا انکار کیوں کیا جاتا ہے؟ ان کے خلاف کیوں زبان درازی ہوتی ہے؟ باقی جہانتک خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا تعلق ہے آپ نے اپنی خلافت کے شروع ہی میں اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۱ مئی ۲۰۰۴ء میں اپنے سے پہلے خلفاء کا ذکر فرما کر یہ اعلان فرما دیا تھا کہ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ یہاں کینیڈا کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں بھی آپ نے بڑے واضح الفاظ میں مؤیّد من اللہ جلال سے فرمایا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے ووٹ سے میں خلیفہ بنا ہوں تو میں ایسے خیال پر تھوکتا بھی نہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک سچے مسلمان کے لئے تو کسی خلیفہ کے ایسے دعوے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ تو اسے منہاج نبوّت پر دیکھتا ہے اور اس کی برکات سے فیضیاب ہوتا ہے۔ اگر کوئی خلفاء میں ایسے اعلان یا دعوے کو ڈھونڈتا ہے اور اسے اپنے ایمان کی بنیاد بناتا ہے تو اسے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے بعد قائم ہونے والی خلافتِ راشدہ سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ اس نے آپؓ کو خلیفہ بنایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت عثمانؓ نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت علیؓ نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

چنانچہ حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعے نہیں بتایا کہ آپؓ اس کے خلیفہ ہیں۔ بلکہ کسی انتخاب کمیٹی نے آپ کو منتخب نہیں کیا۔ حتّٰی کہ چالیس افراد نے بھی آپ کو نہیں چنا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے چند افراد کے ذریعے آپؓ کو خلافت کے جلیل القدر منصب پر بٹھایا تو بھی آپؓ نے اپنی خلافت کی دلیل یہ نہیں دی کہ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہانتک کہ آپؓ نے امیر معاویہؓ کے نام خط میں اپنی خلافت کی سچائی کی دلیل دیتے ہوئے بھی یہ نہیں کہا کہ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ آپؓ نے لکھا: ’’اِنَّہٗ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَایَعُوْھُمْ عَلَیْہِ‘‘ کہ میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی تھی اور انہی اصولوں یا بنیادوں پر کی ہے جن پر ان تینوں کی بیعت کی تھی۔ اور آگے فرمایا: فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَّسَمُّوْہُ اِمَامًا کَانَ ذٰلِکَ لِلّٰہِ رِضًی۔ کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی ایک شخص کے ہاتھ پر جمع ہو جاتے ہیں اور اسے اپنا امام تسلیم کر لیتے ہیں تو خدا کی رضا اُس (امام) کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔

(نہج البلاغۃ مشہدی۔ صفحہ 188 من کتاب لہٗ الٰی معاویہ و نہج البلاغۃ۔ جلد 2، صفحہ 7، مطبوعہ مصر)

یعنی یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان، اعمالِ صالحہ اور اپنے تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے اس معیار پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ کی مرضی، خدا تعالیٰ کی رضا اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وعدہ ان میں پورا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ رضا اس کی طرف سے ان کے انتخاب کی تصدیق ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ جس شخص کے ہاتھ پر یہ جمع ہو جائیں اور اسے اپنا امام بنا لیں تو ان کے اختیار کردہ، ان کے چُنے ہوئے امام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا شاملِ حال ہو جاتی ہے۔

تائید و نصرتِ الٰہی نبوّت کی وہ منہاج ہے جو خدا تعالیٰ نبی کے بعد اپنے قائم کردہ خلیفہ کو عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ موہبت ہے جو خاص طور پر نبوّت کے ساتھ مخصوص ہے۔ خلیفہ رُاشد چونکہ ظلّی طور پر انوارِ رسالت اور برکاتِ نبوّت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کی امامت نبوّت کی ظل ہے۔ اس لئے اس کے شاملِ حال بھی اللہ تعالیٰ کے وہی وعدے ہوتے ہیں جو ان آیات میں بیان فرمائے گئے ہیں کہ ’’کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ‘‘ (المجادلہ 22:58) کہ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اور ’’اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ....‘‘ (المومن 52:40) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے، اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے کئے جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤیّد ومنصور کرتا ہے۔" (درس القرآن۔صفحہ 572)

حضرت علیؓ سے پہلے حضرت عثمانؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ نہیں کہا کہ آپؓ کو اس نے خلیفہ بنایا ہے۔آپؓ کا انتخاب حضرت عمرؓ کی مقرر کردہ چھ افراد کی کمیٹی نے کیا۔یعنی چالیس افراد نے بھی آپ کو نہیں چنا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے چند افراد کے ذریعے آپؓ کو خلافت کے جلیل القدر منصب پر قائم فرمایا تو آپؓ نے اپنی خلافت کی دلیل یہی دی کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے جو قمیص یعنی خلعتِ خلافت پہنائی ہے اسے میں ہرگز نہیں اتاروں گا"۔یعنی ان چند افراد کے انتخاب کو ہی آپؓ نے اللہ تعالیٰ کا انتخاب قرار دیا۔

پس ابتداءً چند لوگوں کا آپؓ کو خلیفہ مان لینا ہی اللہ تعالیٰ کا انتخاب تھا۔جس کے ساتھ اس کی ہر وقت تائید ونصرت رہی اور اسلام کامیابیوں اور وسعتوں سے ہمکنار ہوتا رہا۔

آپؓ سے پہلے حضرت عمرؓ کا انتخاب بھی نہیں ہوا بلکہ بعض صحابہؓ سے مشورہ کر کے حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کے لئے وصیّت لکھائی جو حضرت عثمانؓ نے لکھی۔آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً نہیں کہا تھا کہ اس نے آپؓ کو خلیفہ بنایا ہے۔اس کے باوجود آپؓ خلیفۂ راشد تھے۔ان چند افراد کا آپؓ کو خلیفہ چننا ہی اللہ تعالیٰ کا فعل قرار پایا تھا۔آپؓ وہ خلیفۂ راشد تھے جن کا دور اسلامی عظمت کا شاندار دور کہلاتا ہے۔آپ نے بھی کبھی نہیں کہا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔

پھر اور پیچھے جا کر دیکھیں۔حضرت ابوبکرؓ کو تو صرف دو افراد نے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ قرار دے کر بیعت کی تھی اور پھر تیسرے انصار میں سے حضرت قیس بن سعدؓ تھے۔باقی سب نے ان کے بعد بیعت کی تھی۔مگر آپؓ کی خلافت وہ غیر معمولی عظمت وشان کی خلافت تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا تھا:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَ ابْنِهٖ وَ أَعْهَدَ أَنْ يَقُوْلَ الْقَآئِلُوْنَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَ يَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ

(صحیح بخاری۔کتاب المرضیٰ۔باب قول المریض انّی وجع وارأساہ)

کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ اور آپؓ کے بیٹے کو بلاؤں اور خلافت کی وصیّت لکھ دوں تاکہ باتیں بنانے والے باتیں نہ بنا سکیں اور اس کی تمنا کرنے والے اس کی خواہش نہ کریں۔پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ لازماً (ابوبکرؓ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کا) انکار کر دے گا اور مومن بھی اسے ضرور رد کر دیں گے۔

یہ ہے وہ خلافت، اللہ تعالیٰ نے جس کا دوبارہ احیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ فرمایا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس کے بارہ میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ جو خدا نے آپ کو نعمت عطا فرمائی ہے اور آپ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ کیسے عطا ہوئی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے سے دوبارہ عطا ہوئی ہے۔پس اس نعمت کو یاد رکھیں۔اللہ نے دوبارہ یہ نعمت اپنے فضل سے عطا کی ہے اور نعمت کے سوا دل نہیں باندھے جاسکتے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تصوّر اپنے میں سے نکال دیں تو آپ میں سے کسی کو دوسرے کی پرواہ نہیں رہے گی اور اس تعلق کو خلافت آگے بڑھا رہی ہے اور وہ تعلق پھر خلافت کی ذات میں مرکوز ہوتا ہے اور پھر آگے چلتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 10 جون 1990ء۔روزنامہ الفضل ربوہ۔7 اگست 1991ء)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت کو جو خلافت کی نعمت عطا ہوئی ہے۔اب اس کا احترام، اس سے وابستگی، اس کی اطاعت، اس سے محبت ہی جماعت کی شیرازہ بندی اور افرادِ جماعت کی وحدت اور ان کے مابین الفت، ان کے ایمان وعملِ صالح کی ضامن ہے۔چنانچہ آپؒ نے جماعت کو اجتماعیت کی برکت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو، انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بنائے رکھے گا تمہیں، اگر تم انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہیں سکے گا۔"

(خطبہ جمعہ 5 اگست 1994ء، روزنامہ الفضل ربوہ۔23 اگست 1994ء)

خلافت کی اس غیر معمولی رحمت اور اس الٰہی سائبان کے بے بدل سائے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے۔ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور دل اسی طرح تسکین پالیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 1984ء بمقام پیرس)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کے مبلّغین کو اور دیگر صاحبِ علم لوگوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ وہ خلافت کے مقام، حقیقت، اہمیّت، عظمت اور برکات کو بار بار جماعت کے سامنے پیش کرتے رہا کریں۔آپؓ نے فرمایا:

"مبلّغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپے کیا، پانچ لاکھ روپے کیا، پانچ ارب روپے کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں۔ ... اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدمِ علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں۔ ...پس سب سے اہم ذمہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے۔ ... ہماری جماعت کے علماء لوگوں کو تیار کر سکتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی جن کو خدا تعالیٰ نے علم وفہم بخشا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی خشیّت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور الٰہی محبّت کے حاصل کرنے کی خواہش اپنے قلوب میں پاتے ہیں لوگوں کو اس رنگ میں تیار کر سکتے ہیں اور ان کے اعمال کی اصلاح میں حصّہ لے سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پاسکتے ہیں۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات، صفحہ 56 از حضرت المصلح الموعودؓ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ، اس خلافتِ حقہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کی قدر ومنزلت اپنے اندر، اپنی اولادوں کے اندر اور نسل در نسل پیدا کرتے چلے جائیں۔اسی فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

"اے مومنوں کی جماعت! اور اے عملِ صالح کرنے والو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خلافت خُدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی خُدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا۔لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عملِ صالح سے محروم ہوگئی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خُدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرتِ ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے عملوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رڈ کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خُدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تاکہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔"

(خلافتِ راشدہ۔انوار العلوم، جلد 51، صفحہ 593)

(باقی صفحہ 39)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مقام و مرتبہ

اصحاب احمدؑ کی نظر میں

مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اڑتیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 21 جون 2014ء پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مقام و مرتبہ اصحاب احمدؑ کی نظر میں' کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ،وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُo (الجمعہ 62:2-3)

آنحضورﷺ کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے فلاں شخص سے محبت ہے پس تُو بھی اُس سے محبت کر، تو جبرئیل بھی اُس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبرئیلؑ آسمان والوں کو منادی کر کے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اُس سے محبت کرو تو اہل سماء بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ پھر اُس شخص کی مقبولیت ساری زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔

(صحیح بخاری۔کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے بڑی مقبولیت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰﷺ کو عطا فرمائی بلکہ سورۃ نساء کی آیت 70 میں آئندہ کے لئے یہ اعلان فرمایا کہ جو بھی میری اور میرے اِس رسولؐ کی پیروی کرے گا وہ نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے مراتب تک رسائی حاصل کرے گا۔ پس اسی وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے ایک وجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو قبول کرتے ہوئے امتی نبی کے طور پر مقبولیت بخشی اور مسیح موعود اور مہدی معہود کا منصب عطا فرمایا۔ خود حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے آپ کو نبی اللہ کا خطاب دیتے ہوئے اپنی امت کو یہ ہدایت فرمائی:

مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

(درمنثور فی تفسیر الماثور، سورۃ نساء زیر آیت وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ....)

یعنی تم میں سے جو بھی عیسیٰ ابن مریم کو پائے تو میرا اس کو سلام پہنچا دے۔

چودھویں صدی کے وہ لوگ خوش نصیب تھے جنہیں حضور ﷺ کا یہ سلام پہنچانے کی توفیق ملی اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ وجود تھے جن کو یہ سلام پہنچایا گیا۔

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از بعثت آپ کی مقبولیت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ مسیح ناصری علیہ السلام سے تو پوچھا گیا تھا کہ کیا آنے والا تو ہی ہے یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں۔ لیکن مسیح محمدی کے متعلق لوگوں نے بدل وجان گواہی دی کہ ہاں آنے والا تو ہی ہے، تُو ہی ہے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پر نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

پس ہزاروں لوگ ہر فج عمیق سے آپ کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کی غلامی سے حصہ لینے کے لئے آئے اور آپ کے صادق، راستباز، مستجاب الدعوات، عاشق رسولؐ، حامی دین اسلام، واعظ قرآن، مہبط انوار الٰہی اور کلیم اللہ ہونے پر گواہی دی اور ایمان و یقین کے ساتھ آپ کو مجدد اسلام، خلیفۃ اللہ، امام مہدی، مسیح موعود اور امتی نبی تسلیم کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے، مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے، ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہاء اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو اُن سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار اُن کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں، ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں۔“

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 584۔ نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مقام و مرتبہ پر یقین کرتے ہوئے اگر بھیرہ سے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے کہ:

”میں نے انہیں اپنے سارے اموال اور اپنی ساری

جائیداد پر ترجیح دی بلکہ اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور والدین اور اپنے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا۔''

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 151۔ ترجمہ از عربی)

تو مالیر کوٹلہ سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ:

''اس چشمہ سے جو محمدؐ کے بڑے چشمہ سے نکلا ہے عجیب معرفت کا پانی نکلتا ہے۔ پس ایسے وقت میں وہ شخص بڑا ہی محروم ہے جو تحقیقات مذہبی کرکے اس امام سے فائدہ نہ اٹھائے اور اس سے تعلقات پیدا نہ کرے۔''

(اصحاب احمدؑ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب۔ جلد دوم، صفحہ 1104)

اسی طرح سرزمین افغانستان سے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر عالم ربّانی نے حضرت اقدس علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کا عرفان حاصل کرتے ہوئے یہ گواہی دی:

''میں نے دنیا بھر میں اس کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا، مجھے اس سے الگ ہونے سے اس کی راہ میں جان دے دینا بہتر ہے۔''

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 584-585)

غرضیکہ حضور علیہ السلام کے اِن مخلصین میں ہزاروں نام ہیں لیکن وقت کی مناسبت سے چندایک کا ذکر پیش کرتا ہوں۔

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی رضی اللہ عنہ

(وفات: 12؍مئی 1904ء)

آپ ضلع گوجرانوالہ میں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے شخص تھے۔ آپ 1885ء میں حضرت اقدسؑ کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے، ابھی پانچ دن ہی صحبت میں رہے تھے کہ اشد مجبوری کی وجہ سے گھر واپس جانا پڑا، جاتے وقت آپ یہ الفاظ مسجد مبارک کی دیوار پر خوش خط کرکے تحریر کر گئے۔

''وَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

اس وقت اس آیت کے مصداق جناب ذات بابرکات مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ یہ حقیر پانچ روز تک ان کی خدمت میں رہ کر فیض یاب ہوتا رہا اور ہر روز اپنے ایمان میں ایک تازہ نور مشاہدہ کیا۔ ... مرزا صاحب کی ذات مبارک تو اس شعر کی مصداق ہے۔

حسن و خوبی و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

یعنی حسن و خوبی اور دلبری تجھ پر ختم ہیں اور تیری ملاقات کے بعد کسی اور کی صحبت حرام ہے۔''

(اصحاب احمدؑ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب۔ جلد ششم، صفحہ 7 ترجمہ از فارسی)

حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(وفات: یکم جنوری 1904ء)

کپورتھلہ کی جماعت کے اکابرین میں سے تھے، براہین احمدیہ کے دور سے حضرت اقدس علیہ السلام کے عشاق میں سے تھے اور اور شروع ہی سے آپؑ کے عالی مقام و مرتبہ پر یقین محکم رکھتے تھے۔ بشیر اول کی وفات پر جب لوگوں نے ٹھوکر کھائی تو آپ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں لکھا:

''اگر ہماری ساری اولاد مرجاتی اور بشیر جیتا رہتا تو ہمیں کچھ بھی غم نہ تھا۔''

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد دوم، صفحہ 74 نیو ایڈیشن 2009ء قادیان)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم کپورتھلہ کے احمدی حسب معمول حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے، ایک روز حضور علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں یہ بات بھی فرمائی کہ بعض دفعہ ہمیں اپنے بعض الہاموں سے لگتا ہے کہ شاید ہمیں کبھی ظاہری جنگ بھی کرنی پڑے۔ بات ختم ہوگئی کچھ دنوں بعد ہم واپس کپورتھلہ آگئے۔

اگلے دن جب میں نماز فجر کے لیے گیا تو دیکھا کہ حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ ورزش کر رہے ہیں۔ میں نے کہا میاں صاحب! اس عمر میں آپ کو ورزش کی کیا سوجھی؟ انھوں نے جواب دیا کہ منشی صاحب آپ نے سنا نہیں حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے کہ شاید ہمیں ظاہری جنگ کرنی پڑے، اگر وہ وقت میری زندگی میں آ گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ میرا بڑھاپا کہیں اُس میں روک نہ بن جائے اس لیے میں اپنے آپ کو اُس کے لئے تیار کر رہا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 مئی 1957ء، صفحہ 3، کالم 1-2)

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب رضی اللہ عنہ

(وفات: 11؍اکتوبر 1905ء)

آپ ایک عرصہ تک سرسید احمد خان کے معتقد تھے اور ان کے زیر اثر نیچری خیالات کے ہوگئے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد روحانیت اور تقویٰ کی ایک بہت اعلیٰ مثال بن گئے، آپ نے ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے متعلق حضور علیہ السلام کو لکھا:

''اے میرے مرشد! میرے آقا مسیح موعودؑ، اللہ تعالیٰ کا سلام تجھ پر ہو۔ ... تیرے طفیل سے ہم نے خدا کو، قرآن کو اور حامل قرآن کو (علیہ افضل الصلوۃ و التسلیمات) پایا۔ ہاں تیرے ہی ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کی سنتوں اور ایام سے واقف ہوئے۔ تیرے ذریعہ سے ہم نے تقویٰ و طہارت کی راہوں کے دقائق کو معلوم کیا۔ اگر تُو نہ آتا تو ہم عام مشرکانہ خیالات وعقائد کے لوگ ہوتے یا ایک گونگے لنجے، بے زور، بے قدرت، بے زبان اور ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے۔ ... خدا کے، نیچریوں کی طرح ماننے والے ہوتے۔

اے احمد! اے مسیحؑ! اے مہدیؑ! اے آدمؑ! اے نوحؑ! اے ابراہیمؑ! اے یوسفؑ! اے موسیٰؑ! اے عیسیٰؑ! اے علیؓ! اے فاروق! خدا کی رحمت تجھ پر ہو۔ دعا کر کہ ہمارا جینا تیرے ساتھ ہو، ہمارا مرنا تیرے ساتھ ہو''

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب۔ جلد اول، صفحہ 28,29)

حضرت منشی محمد افضل خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف لاہور

(وفات: مارچ 1905ء)

آپ 1896ء میں اپنی ملازمت کے سلسلے میں ایسٹ افریقہ تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ مقام کو افریقہ کے مقام پر پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ قادیان سے ہزاروں میل دور براعظم افریقہ میں بیٹھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ مبارک اور حضورؑ کی مجلسوں کو بہت یاد کرتے اور فاصلوں کی اس دُوری کی وجہ سے بہت بے چین ہو جاتے، شاید امام وقت کی اسی محبت نے آپ کے اندر قادیان سے ایک اخبار نکالنے کی خواہش کو جنم دیا کہ قادیان سے باہر رہنے والوں کے لئے بھی اُس ''جری اللہ'' کی خبر کا کوئی ذریعہ ہونا چاہیے:

دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

آپؓ نے اخبار بدر نکالا اور 1905ء میں وفات پائی، آپ کی وفات پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:

''مرحوم کے دل میں مدت سے خیال تھا کہ قادیان میں ایک

اخبار نکالا جائے....البدر نکلا، اس کی راہ میں انہیں مصیبتیں اور رکاوٹیں پیش آئیں۔شاید کم ہی لوگ واقف ہوں گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے.... نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں اِدھر اُدھر پھرتے نظر آتے بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت میں باہر نکلتا اور کاروبار کرتا ہے۔ ... کون سی بات تھی جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا؟ اس کا جواب صاف ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت۔''

(اخبار''البدر'' قادیان۔ 6 اپریل 1905ء، صفحہ 4)

اخبار بدر نکالنے سے آپ نے نہ صرف اپنی نیک خواہش پوری کی بلکہ ہزاروں عشاق کی تڑپ کی تسکین کا سامان کر دیا۔

حضرت چوہدری مولا بخش بھٹی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف چونڈہ نے ایڈیٹر صاحب بدر کو لکھا:

''میں بارہ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن جس دن بدر کے آنے کا دن ہوتا ہے اُس دن اور ہی خوشی اور چین ہوتا ہے۔''

(بدر قادیان۔5 جنوری 1911ء، صفحہ 2، کالم 3)

حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر کو لکھا:

''اخبار وقت پر پہنچے خواہ ایک ہی ورق کیوں نہ ہو۔''

(بدر قادیان۔ یکم فروری 1905ء، صفحہ 8، کالم 1)

سامعین کرام! آج ہم ایم ٹی اے کی سہولت 24 گھنٹے میسر ہونے کے باوجود پھر بھی اس کی قدر نہیں کرتے ان عاشقان مسیح موعودؑ کو دیکھیں کہ اُس وقت کے ہفتہ وار اخبار کا کس بے چینی سے انتظار کرتے ہیں۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات: 3/جنوری 1935ء)

آپ بھارتی صوبہ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں ایک بہت بڑی گدی کے پیر تھے اور ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مرید تھے جو آپ کو نہایت عزت و تکریم کے ساتھ دیکھتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آپ نے اپنی ساری عزت و تکریم حضور علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے سامنے قربان کر دی۔ آپ بیان کرتے ہیں:

جب حضور علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو میں زیارت کے لیے لدھیانہ کو روانہ ہوا:

''لوگوں نے دریافت کیا کہاں جاتے ہو، میں نے کہا لودھیانہ حضرت عیسیٰ موعود علیہ السلام کی زیارت کو جاتا ہوں۔ ... جو میرے منہ سے یہ بات سنتا تو حیرت سے میرا منہ تکنے لگتا اور کہتا کہ لودھیانہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام؟ کیونکہ لوگوں کی نظروں میں تو دمشق یا مکہ معظمہ بسا ہوا تھا اور اس کے سوا مرزا غلام احمد علیہ السلام کا نام سن کر متعجب ہوتے.... وہ اُدھار پر مرے ہوئے اور ہم نقد پر فدا، وہ مردہ پرستی میں غرق اور ہم زندہ کے خواستگار، وہ سنی سنائی باتوں کے دلدادہ اور ہم حقیقت اور آنکھوں دیکھی کے آشنا۔''

(تذکرۃ المہدی مؤلفہ پیر سراج الحق نعمانیؓ صفحہ 63)

آپؓ کے ساتھ آپ کے کئی مریدوں نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت پیر صاحب اپنے ایک مرید حضرت مرزا امین بیگ صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ایک روز میں نے ایک مجلس میں یہ نعت پڑھی کہ:

دن بھلے ہوتے تو کاہے کو جدائی ہوتی
وہ نہ آئے تھے اگر موت ہی آئی ہوتی
بخت ناساز ہے ہوتا جو مقدر اچھا
میری قسمت میں مدینہ کی گدائی ہوتی
گر جمالی کے مقدر میں نہ ہونا تھا وصال
خواب ہی میں کبھی صورت تو دکھائی ہوتی

جب میں یہ نعت خوش الحانی سے پڑھنے لگا تو مرزا امین بیگ صاحب مرحوم کو خوش نہ پایا حالانکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی بیعت سے پہلے اس نعت کو بڑے شوق سے سنا کرتے تھے۔... مجھے کہنے لگے کہ حضرت پیرو مرشد اس نعت کو پھر آپ کبھی نہ پڑھیں، اب ہجر کیسا اور جدائی کے کیا معنی جب بروز و مثیل محمد مصطفیٰ مدنی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قادیانی تشریف لے آئے تو پھر ہجر میں موت مانگنا فضول ہے۔ یہ تو وصل کے اور خوشی کے دن ہیں، اب آپ ہمیں وصل کی باتیں وصل کی غزلیں، وصل کی نعتیں سنایا کریں۔

(تذکرۃ المہدی مؤلفہ پیر سراج الحق نعمانیؓ صفحہ 87)

حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات: 23/فروری 1928ء)

لدھیانہ کی ایک بزرگ شخصیت تھے، نہایت مخلص اور مطیع وجود تھے، خلافت ثانیہ میں اپنے خرچ پر تبلیغ احمدیت کے لئے ایران گئے اور وہیں وفات پائی۔ ایک دفعہ کسی نے آپ کے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ آپ احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں، آپ نے اس غلط خبر کا ازالہ کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں لکھا:

''میرے مولیٰ تو نے تو خدا اور رسول کا پتہ دیا، تو نے جنت کا راستہ بتلایا، تو نے قرآن سکھلایا۔ ہم غفلت میں پڑے سوتے تھے تُو نے ہی آن جگایا، ہم اِسمی اور رَسمی مسلمان تھے تُو نے ہی ہم کو حقیقی اسلام سے آگاہی بخشی۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ دعا کیا چیز ہے اور تقویٰ کس شے کا نام ہے تُو نے ہی تو اُن کا نشان ہم پر ظاہر فرمایا۔ ... بھلا تجھ کو چھوڑ کر خدا کی لعنت کماویں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا، اطوار کا، اخلاق کا، عادات کا، ریاضات کا، مجاہدات کا، محاربات کا کامل نمونہ آپ کی ذات میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ قسم بخدائے لایزال کہ تیرے در کی گدا سی تخت شاہی سے بہت بہتر ہے۔''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ، 376-378)

وہ ہے خوش اموال پر یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

حضرت میر مردان علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف حیدر آباد دکن

آیئے قادیان دارالامان سے 2000 کلومیٹرز دور شہر حیدر آباد دکن چلتے ہیں، یہاں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے بزرگ حضرت میر مردان علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ نے بیعت کے ساتھ ہی یہ دعا کی کہ اے اللہ میری زندگی کے پانچ سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شامل کر دے۔ آپ نے ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں لکھا:

''حضور کی زبان مبارک و قلمِ اعجاز رقم سے جو لفظ نکلتا ہے اُس کے مقابلہ میں تمام دنیا کے دلائل و منطق و فلسفی دفتر محض بیکار و ردّی ہیں۔... اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے کہ اگر ہماری جانیں بھی حضور کے قدموں پر نثار ہو جائیں تو ہم حق خدمت سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ خود حضور اقدس فی نفسہ اللہ کی وہ عظیم الشان رحمت و نعمت ہیں کہ جناب عالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ایسی رحمت نہ کسی زمانہ کے شامل حال ہوئی نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔

اے مبارک سرزمین قادیان! تیری خاک پاک مشک و عنبر سے زیادہ بہتر و قابل قدر ہے کہ اللہ جل شانہ کا محبوب تجھ پر رونق افروز ہے، حضور کے قدموں پر چلنے پھرنے میں جو گرد پڑتی ہے اگر اُس کو جمع کر کے بذریعہ ویلیو پے ایبل (value payable)

ہمارے احباب ہم کو بھیج دیا کریں تو ہم بسر وچشم اُس کے خریدار ہیں۔

(الحکم قادیان۔21 جنوری 1903ء، صفحہ 4)

اسی طرح ایک مرتبہ پوری حیدر آباد دکن جماعت نے حضور کی خدمت میں لکھا:

’’ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی دعائیں اور تدبیریں ایک طرف اور حضور کی ایک دعائے نیم شبی ایک طرف۔‘‘ (الحکم قادیان۔20 مارچ 1898ء، صفحہ 1-2)

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1891ء کی بات ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں تشریف فرما تھے، غیر احمدی ہجوم ایک جید عالم مولوی غلام نبی صاحب کو حضرت اقدس علیہ السلام سے مباحثے میں مقابلے کے لئے لے آیا۔ مولوی صاحب اکیلے اندر گئے اور ابھی لفظ ”توفّی“ کے باب کی ہی بات ہوئی تھی کہ مولوی صاحب چند ہی منٹوں میں اپنا علمی مقام ومرتبہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مقام ومرتبے کے قدموں میں رکھ بیٹھے اور باہر پیغام بھجوایا:

’’میں نے حق پالیا، اب میرا تم سے کچھ کام نہیں۔ اگر تم اپنا ایمان سلامت رکھنا چاہتے ہو تو تائب ہو کر اس امام کو مان لو۔ میں اس امام صادق سے کس طرح الگ ہو سکتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موعود ہے جس کو حضور ﷺ نے سلام بھیجا۔ ... اولیاء وعلماء امت اس انتظار میں چل بسے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ غلام نبی اس کو کیسے چھوڑے، یہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔‘‘

(تذکرۃ المہدی مؤلفہ پیر سراج الحق نعمانیؓ، صفحہ 138-139)

حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خاں صاحب زیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات: 1963ء)

یہ بزرگ محترم ثاقب زیروی صاحب کے والد محترم تھے، زیروی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

’’میرا درویش باپ دنیا کے معاملات میں ایسا بے نیاز اور بے پرواہ تھا کہ ایک روپے کی ریزگاری گنتے ہوئے بھی غلطی کھا جاتا تھا۔ بازار والے جیسا چاہتے سڑا بُسا سودا دے دیتے، وہ لے آتا، جتنے پیسے لوٹاتے لے کر گھر چلا آتا۔ ایک دن میرے چھوٹے بھائی نے دریافت کیا:

’’ابا جان! عام زندگی میں تو آپ اچھے اور برے آلوؤں میں بھی پہچان نہیں کر سکتے، آپ نے وقت کے امام کو کیسے پہچان لیا تھا؟‘‘

آپ نے فرمایا:

’’بیٹا وہ تو چہرہ ہی ایسا کھلی اور پاکیزہ کتاب کی طرح تھا کہ اس پر نگاہ ڈالتے ہی دل کے تمام شکوک وشبہات دور ہو جاتے اور ذہن کی تمام گرہیں کھل جاتی تھیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت لاہور مؤلفہ شیخ عبدالقادر سوداگر مل صاحب، صفحہ 411)

حضرت چودھری اللہ داد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات: 27 مئی 1906ء)

آپ شاہ پور ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے، شاہ پور میں 50 روپے کی ملازمت چھوڑ کر قادیان میں 15 روپے کی ملازمت کو ترجیح دیتے ہوئے قادیان آگئے تھے۔ 313 کبار صحابہؓ میں سے تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے والی تیسری شخصیت تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں:

’’خدا ورسول ﷺ (جانم فدائے او) کے بعد اِس زمانہ میں میرا سب سے بڑھ کر محبوب ومطاع جن سے بڑھ کر خدا ورسول ﷺ کے بعد میری کسی سے ایسی محبت نہیں وہ وجودِ باجود وذات جامع برکات جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ ان کے ہر ایک قول وفعل، ان کے لب ولہجہ کی ہر ایک حرکت کو خاکسار من جانب اللہ یقین کرتا ہے۔ ... عاجز کے لئے ان کا ہر ایک فرمان واجب عمل ہے اس سے انحراف اپنے لئے موجب کفر سمجھتا ہوں۔ یہ میرا سچا یقین ایمان ہے جس پر اللہ تعالےٰ شاہد حال ہے۔‘‘

(بدر قادیان۔7 جون 1906ء، صفحہ 6، کالم 1-2)

حضرت محمد عبدالحق صاحبؓ
(Charles Francis Sievw right)

حضرت Charles Francis Sievwright نے آسٹریلیا میں 1896ء میں اسلام قبول کیا اور اسلامی نام محمد عبدالحق رکھا۔ قبول اسلام کے بعد مختلف اسلامی ممالک کے سفر کئے، ہوتے ہوتے ہندوستان آئے جہاں خوش قسمتی سے آپؓ کی ملاقات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوئی، آپ بیان کرتے ہیں:

"This meeting with GHULAM AHMAD in Qadian in the year 1903 was a wonderful proof of the truths of Islam. .... Nothing astonished me more, among all the extraordinary incidents during my missionary travels, than the finding of myself in that sacred place and face to face with its Messiah."

(The Muslim Sunrise, October 1922, page 144)

خود حضرت اقدسؑ کی خدمت میں آپ نے عرض کیا کہ:

’’جس وقت سے مَیں قادیان میں داخل ہوا ہوں، مَیں دیکھتا ہوں کہ میرا دل تسلی پا گیا ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد سوم صفحہ 446)

یہ ایک جھلک تھی صحابہ کرامؓ کے دلوں میں امام الزماں کے عالی مقام ومرتبے کی ورنہ ہر صحابی کے دل کی کیفیت اس شعر کی مصداق تھی۔

تاریک شب میں جیسے جلائے کوئی چراغ
یوں تیرے ذکر سے ہے فروزاں میری حیات

اختتام

سامعین کرام! قرآن کریم کا اٹھائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

(سورۃ المجادلہ)

اللہ نے اُس عورت کی بات سُن لی جو (اے نبیؐ) اپنے خاوند کے متعلق تجھ سے بحث کر رہی تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بوڑھی عورت ملی، حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور اُس عورت سے باتیں کرنے لگے۔ جب کچھ دیر گزری تو ایک شخص نے کہا امیر المومنین! آپ نے اس بڑھیا کی خاطر ہم سب لوگوں کو روک رکھا ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: وَيْلَكَ. تمہارا برا ہو۔ جانتے ہو یہ کون بڑھیا ہے؟ یہ وہ عورت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا یہ وہی اَلَّتِی ہے۔ جس کی بات خدا تعالیٰ نے سن لی تھی۔ پھر فرمایا خدا کی قسم! اگر یہ بڑھیا رات گئے تک مجھے بات کرنے کے لئے روکنا چاہے تو میں یہاں سے نہیں ہلوں گا سوائے اس کے کہ میں نماز کے لئے جاؤں اور دوبارہ آ کر اس کی باتیں سنوں۔

(اسد الغابہ۔ کتاب النساء)

(باقی صفحہ 39)

حضرت اقدس مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب، خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی رضی اللہ عنہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

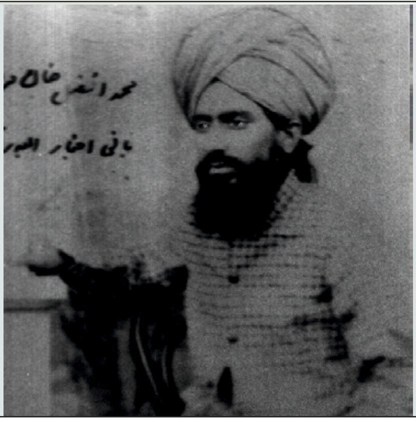
حضرت منشی محمد افضل خان صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ

حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی رضی اللہ عنہ

حضرت چارلز فرانسس سیورائیٹ رضی اللہ عنہ

استغفار کی ضرورت واہمیّت

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں حضرت ہود علیہ السلام کی زبان سے استغفار کرنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ۔

وَ یٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَ لَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ○ (سورۃ ھود 11: 53)

ترجمہ: اور اے میری قوم! اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ وہ تم پر لگاتار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور جرموں کا ارتکاب کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر نہ چلے جاؤ۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے استغفار کرنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ۔

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ○ۙ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ○ۙ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ○ؕ

(سورۃ نوح 71: 11- 13)

اور مَیں نے ان سے کہا اپنے ربّ سے استغفار کرو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ (سورۃ ھود 15: 4)

ترجمہ: نیز یہ کہ تم اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا۔

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اَنَّہُ حَدَّثَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ لَزِمَ الۡاِسۡتِغۡفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنۡ کُلِّ ضِیۡقٍ مَّخۡرَجًا وَّ مِنۡ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّ رَزَقَہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔

(سنن ابو داؤد۔ ابواب الوتر، باب فی الاستغفار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی کے وقت اس کے نکلنے کے لئے ایک راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر غم سے نجات دیتا ہے۔ اور اسے اس راہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا۔ یہی وہ امر ہے جس کو قرآنِ کریم دوسرے لفظوں میں استغفار سے موسوم کرتا ہے۔“ (نور القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 9۔ صفحہ 357)

فرمایا: کہ ہر گند سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، اس کے قرب کو پانے کے لئے، اپنے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

پھر ایک شخص نے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی کہ میرا قرض بہت ہے دعا کریں اتر جائے۔ ... تو آپؑ نے فرمایا:

” استغفار بہت پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے، نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 442)

تو فرمایا: تمہاری ہر قسم کی ترقی کے لئے اور قرضوں سے بچنے کے لئے، پریشانیاں دور ہونے کے لئے استغفار ہی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ غور کر کے سمجھ کر پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے چلے جاؤ اور پھر ساتھ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کا بھی جائزہ لیتے رہو اور محاسبہ کرتے رہو اور ان سے بھی بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ ترقی کے دروازے تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور! میرے لئے دعا کریں میرے اولاد ہو جائے، آپؑ نے فرمایا:

” استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 444)

تو بہت سے لوگ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لکھتے رہتے ہیں اولاد کے لئے بھی اور دوسری چیزوں کے لئے۔ ان کو یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے کہ صرف رٹے ہوئے فقرے نہ ہوں بلکہ دل کی گہرائیوں سے استغفار کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور انسان اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

(خطباتِ مسرور۔ جلد 2، صفحہ 326۔327)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان آیات (نوح 11۔13) میں حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم استغفار کرو۔ تو سب برکتیں حاصل ہوں گی۔ گناہ بخشے جائیں گے۔ بارش ہوگی۔ ہر شے ارزاں ملے گی۔ مال و دولت بہت ہوگی۔ اولاد کی کثرت ہوگی۔ باغ ہوں گے۔ نہریں جاری ہوں گی۔ ان آیات سے استغفار کی فضیلت ظاہر ہے۔ استغفار کیا ہے؟ سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پچھلے گناہوں

کی سزا سے بچنے کی توفیق طلب کرنا۔ .....

روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی۔ آپ نے اسے فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص گیا۔ اس نے کہا۔ یا حضرت۔ مَیں محتاج ہوں۔ فرمایا استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہیں ہوتی۔ اسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے پیداوارِ زمین کی کمی کا گلہ کیا۔ اسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ حاضرِ مجلس ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے مگر آپ نے جواب سب کو ایک ہی دیا۔ اس کے جواب میں حسن بصری نے قرآنِ شریف کی یہی آیات پڑھیں۔

جماعت احمدیہ کو بھی اِستغفار کی تاکید ہر روز بار بار کی جاتی ہے۔

(حقائق الفرقان۔ جلد4، صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تو تمہاری خوشحالی کے سامان آسمانوں سے پیدا کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اگر تمہاری زندگیاں اس کی رضا کے حصول کے لئے لگی ہوئی ہوں گی تو تمہیں قوت کے بعد مزید قوت عطا کرتا چلا جائے گا۔

(خطباتِ ناصر۔ جلد5، صفحہ 395)

وَ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ہ

(سورۃ انفال 8: 34)

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ مَیں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سِپر کا کام دیتا ہے۔ قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ہ (سورۃ انفال 8: 34) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 134)

قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات، باب استغفار النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم فی الیوم و اللیلۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا کی قسم! مَیں تو ہر روز ستر (70) بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

عَنِ الْاَ غَرِّ الْمُزَنِیِّ وَ کَانَتْ لَہُ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہُ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ و الاستغفار، باب استحباب الاستغفار و الاستکثار منہ)

ترجمہ: حضرت اَغَرِّ الْمُزَنِیِّ جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل کو پیاس لگائی جاتی ہے اور مَیں ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبِّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔‘‘

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن، جلد20 صفحہ 379)

نیز فرمایا: ’’استغفار تو ایک اعلیٰ صفت ہے۔ انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے۔ انبیاء اس فطری کمزوری اور ضعفِ بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔ غفر کہتے ہیں ڈھکنے کو۔ اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو اور نہ رسول کو۔ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مَیں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں۔ پس اظہارِ عبودیت کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 607)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’اِستغفار روحانی ترقی کے لئے ایک دعا ہے۔ چونکہ روحانی ترقی کی کوئی حد نہیں اس لئے انبیاء علیہم السلام ہمیشہ دعا میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ زیادہ نور مانگتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی اپنی روحانی ترقی پر سیر نہیں ہوتے اس لئے ہمیشہ استغفار میں لگے رہتے ہیں۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ تفسیر سورۃ محمدؐ، جلد7، صفحہ 340)

حَدَّثَنِیْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَّوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَ ھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار و قولہ تعالیٰ استغفروا ربکم)

حضرت شدّاد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیّد الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے میرے اللہ تو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو ہی نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور

تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے قائم ہوں۔ میں نے جو بُرے کام کئے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے پر تیرے احسان کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

آپ نے فرمایا:

''جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دن کو پڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا۔ اور جو کوئی یہ دعا رات کو اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اسی رات صبح ہونے سے پہلے مرجائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔''

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں۔

''استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہوسکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے۔ اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہوچکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔''

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 379-380)

نیز فرمایا:

''گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہوسکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہوچکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بُھن کر راکھ ہوجاویں۔''

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 218)

نیز فرمایا:

''اِستغفار کے حقیقی اور اصل معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوّت کے ساتھ مستغفر کی کمزوری کو ڈھانک لے لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اَور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہوچکا ہے ڈھانک لے لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطری کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ تفسیر سورۃ محمدؐ، جلد 7، صفحہ 347)

نیز فرمایا:

''لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا یا عباداللہ خدا سے ڈرو آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہوجاؤ۔

استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آجکل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا جبکہ اس کے معنے بھی کسی کو معلوم نہیں۔ استغفر اللہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے۔ .... استغفار کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سے اپنے گذشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔ استغفار انبیاء بھی کیا کرتے تھے اور عوام بھی۔''

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 607)

نیز فرمایا:

''استغفار کو بہت لازم پکڑنا چاہئے۔ جب بندہ عاجزی سے اپنے مولیٰ کریم سے معافی اور مغفرت چاہتا ہے تو آخر اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے دل کو گناہ کی طرف سے نفرت دی جاتی ہے۔ استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ انسان روکر اور تضرع سے اللہ جلّشانہٗ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ سو استغفار کا کم سے کم یہ اثر ہوتا ہے کہ غضبِ الٰہی سے بچ جاتا ہے اور آخری اثر استغفار کا یہ ہے کہ گناہوں سے بچایا جاتا ہے۔ ... استغفار ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔ یہ بہت مبارک طریق ہے۔''

(مکتوباتِ احمد۔ جلد 2، صفحہ 481)

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ جو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھنے کا کثرت سے حکم آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے انسان کو گویا ایک ذُنب یعنی دُم لگ جاتی ہے جو کہ حیوانی عضو ہے۔ اور یہ انسان کے لئے بدنما اور اس کی خوبصورتی کے لئے ناموزوں ہے اس واسطے حکم ہے کہ انسان بار بار یہ دعا مانگے اور استغفار کرے تا کہ اس حیوانی دُم سے بچ کر اپنی انسانی خوبصورتی کو قائم رکھ سکے اور ایک مکرم انسان بنا رہے۔

(سیرت المہدی۔ جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 508)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہئے اور وہ علاج کیا ہے؟ اِسْتِغْفَار۔ اس لئے فرمایا نَسْتَغْفِرُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہوجاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ (ھود 15: 4) رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔''

(خطبات نور۔ صفحہ 284-285)

نیز فرمایا:

''غَفَرَ کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ دبانا۔ تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے۔ اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان چونکہ کمزور ہے۔ اس کو معلوم نہیں کہ کونسا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے۔ اور کونسا نقصان کا کام ہے۔ اور تکلیف کا راستہ ہے۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے کہ وہ اس کے واسطے نیکی کی راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے۔ اور کسی طرح کے حرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے۔ خدا تعالیٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے۔''

(حقائق الفرقان۔ جلد 4، صفحہ 523)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تم اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور

تمہارے رستہ میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ جن کی وجہ سے خدا تک پہنچنا تمہارے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ تو ان کو دور کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے تم اپنے ربّ سے غفران مانگو۔ یعنی گناہوں کی وجہ سے جو تمہارے دلوں پر زنگ لگ گئے ہیں۔ اور وہ خدا تک تمہیں نہیں پہنچنے دیتے ان کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت طلب کرو۔ اور اس سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہارے زنگوں کو دور کر دے۔ دوسرے معنے استغفار کے دبا دینے کے ہیں ان معنوں کے رو سے ... یہ معنے ہوں گے کہ ان جذبات کے دبانے کی دعا مانگو۔ جو خدا تک پہنچنے میں روک بن جاتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد 3، صفحہ 144)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جائے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ... استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے اور سمجھ عطا کرتا ہے وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم میں سے بہت سے گھروں سے نکلتے ہیں سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں ہم اِدھر اُدھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں اور ہم استغفار کرتے ہوئے بھی وہی فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔ ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو۔ کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہوں بلکہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں ہر طاقت، ہر علم، ہر روشنی، ہر بھلائی، ہر خیر میں نے اپنے ربّ سے حاصل کرنی ہے۔ میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے۔''

(خطباتِ ناصر۔ جلد 1، صفحہ 964)

حضور نے فرمایا:

''استغفار سے متعلق قرآن مجید میں مختلف دعائیہ آیات ہیں۔ نیز استغفار کی ایک دعا یہ بھی ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ احباب کو ایسی آیتوں اور اس دعا کا ورد کر کے زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہئے۔''

(خطباتِ ناصر۔ جلد 2، صفحہ 202)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''بعض دفعہ ایک انسان کو نور عطا ہوتا ہے اور اپنی غفلت سے اس کو سنبھال نہیں سکتا۔ اسے بچانے کے لئے اس کو جو کوشش کرنی پڑتی ہے اس کا نام استغفار ہے۔ جیسے بعض دفعہ آپ دیا لے کر چلتی ہوئی ہواؤں میں نکلیں تو کس طرح آگے ہاتھ رکھ رکھ کر یا عورتیں بعض دفعہ اپنی چادر کے پلّو ڈال ڈال کر اس کو بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہی استغفار ہے۔

استغفار کا مطلب یہ ہے کہ پناہ میں آنا، چھپنا، کسی بد اثر سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا، اُس سے تعلق توڑنا۔ پس ہواؤں سے اس طرح اپنے آپ کو بچانا یہ استغفار ہے۔''

(خطباتِ طاہر۔ جلد 11، صفحہ 228)

نیز فرمایا:

''استغفار کے بغیر گناہ سے نجات ممکن ہی نہیں ہے۔ گناہ کے خلاف سب سے طاقتور دفاع استغفار ہے جو شخص ہر وقت استغفار میں مصروف رہتا ہے اس سے گناہ کی اہلیت چھین لی جاتی ہے۔ اس کی گناہ کی طاقت مر جاتی ہے کیونکہ استغفار میں ہر وقت خدا کی طرف یہ توجہ ہے کہ اے خدا! مجھے اس بدی سے بھی بچا، اپنی امان میں لے، اپنی حفاظت میں رکھ، اپنی رضا کی چادر اوڑھا دے اور میرے بنی نوع انسان سے تعلق اسی حد تک قائم رہیں جس حد تک تیری رضا ہے۔ اس رضا سے باہر میرا ہر تعلق کاٹا جائے۔''

(خطباتِ طاہر۔ جلد 11، صفحہ 454)

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوشش کریں گے ان کو مَیں ہدایت کے راستے دکھاؤں گا۔ ...

یہ مستقل مزاجی سے کوشش ہے۔ اگر شیطان ہر راستے پر ورغلانے کے لئے بیٹھا ہے تو خدا تعالیٰ کا بھی وعدہ ہے کہ جو ایک کوشش سے میری طرف آئیں گے۔ لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ہدایت دیں گے۔ پس استغفار بھی جو خالص ہو کر مستقل مزاجی سے کی جائے اللہ تعالیٰ سے برائیوں کے خلاف طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہی۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس اصل کو سمجھیں۔ ....

بشری کمزوریاں بے شک انسان میں رہتی ہیں لیکن استغفار کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ظاہر نہ ہوں۔ کبھی ایسی حالت نہ آئے جو ان کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اگر کبھی ایسی حالت آتی ہے تو فوراً استغفار کی وجہ سے خدا تعالیٰ وہ طاقت عطا فرمائے کہ اس کا اظہار نہ ہو سکے۔...

استغفار اس نیک فطرت کو بھی ابھارتی ہے اور بدی کو اس طرح دبا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے اس کا اظہار نہیں ہوتا اور پھر اس کو یعنی نیکیوں کو مستقلاً اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔''

(خطباتِ مسرور۔ جلد 7، صفحہ 376-377)

پھر پیارے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی استغفار اور توبہ صرف الفاظ دہرا لینا یا منہ سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی اپنی حالت کی تبدیلی کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے۔ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے تو پھر انسان کے لئے ... دینی اور دنیاوی فائدے ملتے ہیں۔ دنیا و آخرت کے فائدے اسی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انسان مورد بنتا ہے۔ .... پس حقیقی استغفار کیا ہے؟ ایسی استغفار جس سے روح گداز ہو کر بہہ نکلے۔ اور یہ روح گداز ہونا زبانی منہ سے استغفار کرنا نہیں ہے بلکہ وہ استغفار ہے کہ دل سے ایک جوش کی صورت میں استغفار نکلنی چاہئے۔ اور جب یہ نکلتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے آنکھ کے پانی کی صورت میں بہتی ہے تو پھر یہ ایک انسان میں انقلاب پیدا کرتی ہے اور تبدیلی لاتی ہے۔ .... پس استغفار جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقصد کو پورا کرتا ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور زمانہ کے فسادوں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے انسان کو بچاتا ہے۔ اُن راستوں پر چلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے ہیں جن سے دنیا و آخرت سنورتی ہے، وہاں انسان کی ذاتی ضرورتوں کو پورا کرنے اور مشکلات سے نکالنے کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔....

انسان استغفار سے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر فضل فرمایا کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جس نے ہمیں عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اُس کے فضلوں کو سمیٹنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

(باقی صفحہ 39)

ہم نے بھی جلسہ کینیڈا جا دیکھا

مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب سابق مشنری سیرالیون

ایک شاعر صاحب نے جب دلی کو دیکھا تو لکھا:

دہلی کو ہم نے بھی جا دیکھا
گورے دیکھے کالے دیکھے
لاٹ صاحب کے سالے دیکھے

ہم نے بھی جلسہ کینیڈا جا دیکھا
گورے دیکھے کالے دیکھے
افریقہ لندن والے دیکھے
مسجد کے منارے دیکھے
دوست پیارے پیارے دیکھے

میرا بیٹا عزیزم نفیس احمد تو بار بار کہہ رہا تھا کہ ابا جان اگر آپ کینیڈا آئیں تو دیکھیں کہ خدا تعالی نے اتنی دور جا کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا شان دی ہے۔ مجھے ایک تصور تو گزرتا تھا لیکن شنیدہ کے بود مانند دیدہ جماعت احمدیہ کی شان وشوکت دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ قادیان کی بستی جہاں میں نے پرائمری تک پڑھا تھا میری آنکھوں کے سامنے گھوم گیا اور اب سات سمندر پار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان نرالی دیکھی۔ میرا ذہن حضور علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کی طرف گیا۔ یکے بعد دیگرے گنگنانا شروع کیا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

میں نے قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی جگہ لکھا ہوا پڑھا ہے کہ قادیان کے آخری جلسہ سالانہ کی تعداد 30 ہزار تھی اور اب یہ حال ہے کہ ہمارے کینیڈا کے جلسہ کی تعداد 14000 سے زیادہ ہوگئی ہے۔

جلسہ سالانہ کے کئی مقاصد ہیں۔ جلسہ سالانہ میں میں نے وہ سارے رنگ دیکھے، وعظ ونصائح، ذکر واذکار، فرض نمازوں کے علاوہ تہجد کی باجماعت نماز۔

اتنی بڑی تعداد میں بچے، عورتیں اور مرد کسی میلے یا تفریحی اجتماع کے لئے شامل نہیں تھے بلکہ خالصتہً اس الٰہی اجتماع میں روحانیت کی لہریں جوش مارتی ہوئی نظر آئیں۔ میں نے اپنی بیٹی عطیۃ العزیز سے پوچھا آپ کا جلسہ کیسا رہا۔ تو اس کے جواب نے مجھے دم بخود کر دیا۔ وہ میرے اس سوال پر بہت جذباتی ہوگئی اور اس نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھوں کے آنسو روکے، کچھ لمحے سنبھلنے کے بعد مجھے کہنے لگی۔

ابو! میں نے جلسہ سے پہلے ہی ارادہ کرلیا تھا کہ سب بچوں کو تیار کر کے وقت پر جلسہ میں شامل ہونا ہے، کپڑے دکھانے کے لئے نہیں جانا بلکہ جلسہ سننے کے لئے جانا ہے۔ چنانچہ میں نے سارا وقت جلسہ سنا ہے اور اس نے یہ کہہ کر مجھے حیران کر دیا کہ ابو! جب کچھ دیر کے لئے مائیک کی خرابی کی وجہ سے آواز نہیں آرہی تھی تو میں اس عرصہ میں بار بار درود شریف پڑھتی رہی ہوں۔ میں اب تک شرمندہ ہوں کہ میں نے یہ سوال کر کے اس کو کیوں دکھ پہنچایا۔

وہ جلسہ جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار دعاؤں کے ساتھ رکھی تھی اور ان دعاؤں کے اثرات آج بھی جاری ہیں۔ اور اپنے روحانی پھلوں سے لدے پڑے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے کئی روشن پہلو ہیں جس کی تفصیل ممکن نہیں۔ یہ ایک نہایت ہی منظّم اور پُر وقار اجتماع تھا۔ تقاریر بہت اعلیٰ اور معیاری تھیں۔ ہر پیغام بہت اچھا اور مؤثر تھا اور خوشی اس بات سے ہوئی کہ ان میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ثمر آور درخت بھی اپنے پھلوں سے لدے دکھائی دے رہے تھے۔

اس جلسہ کی غرض وغایت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بات یہ بیان فرمائی تھی کہ نئے شامل ہونے والے بھائیوں کے چہرے دیکھنے کا موقع مل جائے گا۔ ہمارا یہ جلسہ سالانہ اس مقصد کو حاصل کرنے میں بھی بہت کامیاب رہا۔ بہت سے پرانے دوست ملے۔ نئے دوستوں سے تعارف ہوا۔ اندازہ فرمائیں کہ ایک صاحب سے باتیں شروع کیں تو کریدتے کریدتے میری پہلی جماعت کے کلاس فیلو نکل آئے۔ یہ دو بھائی تھے اور ہم بھی دو بھائی تھے جو اکٹھے پہلی جماعت میں داخل ہوئے اور یہ میرے پیارے کلاس فیلو مکرم بشارت احمد صاحب تھے۔ مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے وہ دو بھائی ہونے کی وجہ سے یاد تھے۔ اور اب تقریباً 65 سال کے بعد وہ مجھ سے گلے مل رہے تھے۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی یادیں ہیں جو ہمیں یہ جلسہ دے گیا ہے۔

جلسہ کے جملہ انتظامات اور رضا کاروں کے چہروں کی بشاشت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ کھانا کھلانے اور صفائی پر ڈیوٹی دینے والوں کے چہروں پر خوب بشاشت اور طمانیت دیکھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔

جلسہ سالانہ کے اور بھی بہت سے خوشگوار پہلو ہیں۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ میں محترم امیر صاحب، انتظامیہ اور رضا کاروں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجبوری ہے کہ:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 38 اڑتیسویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

احمدیہ مسلم جماعت پریس اینڈ میڈیا

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 20 جون 2014ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ، مسس ساگا میں شروع ہو کر 22 جون 2014ء کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اپنے علم ومعرفت میں اضافہ اور صحبت صالحین سے مستفیض ہونے کے لئے اس جلسہ میں کینیڈا کے دور دراز علاقوں اور بیرونی ممالک سے بڑی تعداد میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزانے والہانہ رنگ میں شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں اکیس (21) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔جن میں آسٹریلیا، امریکہ، برطانیہ، آئرلینڈ، ہالینڈ، فرانس، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سپین، نیپال، بھارت، پاکستان، متحدہ عرب امارات، سعودی عربیہ، کویت، تنزانیہ، جنوبی افریقہ، ماریشس اور بعض دیگر ممالک کے عشاق احمدیت شامل تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 14,705 افراد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔486 غیر از جماعت احباب شامل ہوئے جب کہ 523 معزز مہمانوں نے شرکت کی جن کا تعلق وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلروں، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں سے تھا۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ

14 جون 2014ء کو عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایوان طاہر میں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر نے کیا تھا۔اس سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو گیا جس میں افسران، ناظمین، منتظمین اور رضاکاروں نے شرکت کی جن کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے خطاب میں مہمانوں کی خدمت اور نظم وضبط کی تلقین فرمائی۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کا جائزہ

18 جون 2014ء کی شام کو محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے بعد واپس لوٹے ہی تھے کہ ہوائی مستقر سے سیدھے انٹرنیشنل سینٹر پہنچے اور جلسہ گاہ کے تمام شعبہ جات کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات دیں۔

لنگر خانہ کا افتتاح

اسی روز مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے لنگر خانہ کے تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا۔اور بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات بھی دیں۔اور لنگر خانہ کا افتتاح کرتے ہوئے لنگر کے چولہے شروع کرنے کے لئے آگ جلائی۔اس کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج نے دعا کروائی۔

جلسہ گاہ کا ایک عمومی جائزہ

اس بار جلسہ گاہ میں مہمانوں کے لئے موزوں اور مناسب حال سہولتیں فراہم کی گئی تھیں۔جملہ انتظامات عمدہ تھے۔جلسہ گاہ میں قرآن کریم اور صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر نہایت دلچسپ، معلومات آفرین اور بہت خوبصورت نمائش تھی۔بک سٹور بھی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔نئی کتب کی وجہ سے خریداروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔رجسٹریشن کا شعبہ بڑی مستعدی سے باتصویر مستقل شناختی کارڈ بنا رہا تھا۔اس خصوصی ہال میں احمدیہ گزٹ کینیڈا، طبی امداد، ایمرجنسی، خصوصی خدمات اور بعض دیگر شعبوں کے سٹال تھے۔

جلسہ گاہ میں چھوٹے چھوٹے بچے احباب جماعت کو پانی فراہم کرتے رہے۔

کھانے کے دو بڑے ہال تھے جن میں طعام گاہیں قائم کی گئی تھیں۔ان کے علاوہ بزرگوں کے لئے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا جہاں میزوں پر کھانے کے ڈبے، پانی کے جگ، گلاس اور روٹیوں کے پیکٹ رکھ دئے گئے تھے اور قریب ہی چائے کی سہولت بھی موجود تھی۔

طعام گاہوں کی دیواروں کے ساتھ مختلف سٹال لگے ہوئے تھے۔افسر بازار ان کی نگرانی کرتے رہے کہ دوران جلسہ تمام سٹال بند ہوں۔ان میں ہیومینٹی فرسٹ، مجلس انصار اللہ کینیڈا، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ مال وغیرہ کے سٹال بھی تھے۔

مردانہ جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے جید علماء اور محققین نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں اسلام، آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیام، انیسویں صدی کی مذہبی تحریکات، اور عہد حاضر میں انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص درپیش مسائل کے موضوعات پر بڑی پر معارف اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

امسال جلسہ سالانہ کا سٹیج سادہ مگر خوبصورت تھا۔سٹیج پر کلمہ شہادہ اور Love for all Hatred for None جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20 جون 2014ء

تقریب پرچم کشائی

نماز جمعہ سے قبل تقریباً ایک بجے جلسہ گاہ کے داخلی گیٹ کے باہر لوائے احمدیت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری

انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اور کینیڈا کا قومی پرچم محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے لہرائے اور آپ ہی نے دعا کروائی۔

نماز جمعہ

حسب روایت جلسہ سالانہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا جو کہ ایک بجے ادا کی گئی۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطبہ جمعہ دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔ خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ ونماز عصر ادا کی گئیں۔

سلسلہ تقاریر

امسال جلسہ سالانہ میں چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا جاتا رہا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں ان کے دو علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس دوسرے روز سہ پہر اور دوسرا تیسرے روز صبح، جس میں پانچ تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کی باقی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

پہلا اجلاس

پہلے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

1۔ پہلی تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Promised Messiah[as] - A Follower Prophet

2۔ دوسری تقریر محقق مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب آٹوا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Holy Qur'an - Witness to the Truth of the Promised Messiah[as]

3۔ تیسری تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ویلیج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Holy Prophet Muhammad[sa] on his Messiah

تقاریر اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات کا عمومی جائزہ

کھانے کے بعد آٹھ بجے جلسہ گاہ میں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے جملہ انتظامات کے بارہ میں مکرم امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ افسران اور ناظمین کا اجلاس منعقد ہوا اور صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور خاص طور پر کل کے خصوصی اجلاس کے لئے انتظامات کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

بروز ہفتہ مورخہ 21 جون 2014ء

دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ دوسرے دن پہلے اجلاس کی تمام کاروائی اردو زبان میں ہوئی اور ساتھ ساتھ ان تقاریر کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اس اجلاس میں درج ذیل چار تقاریر ہوئیں۔

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مرتبہ اصحاب احمدؑ کی نظر میں ازمکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

2۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیام نو ازمکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا

3۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی نوع انسان سے محبت ازمکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

4۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی از مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

تبصرہ کتب

مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے بعض نئی کتب کا تعارف پیش کیا اور ان کی خریداری کے لئے احباب کو تحریک فرمائی۔

دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد میں سے ایک غرض یہ ہے کہ:

”جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 352)

دوران سال جو بہن بھائی وفات پا جاتے ہیں، اس جلسہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر دوران سال وفات پا جانے والے 44 احباب کے نام مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب، سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس نے پڑھ کر سنائے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

اس کے بعد اعلانات ہوئے اور مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

مختلف پروفیشنل ایسوسی ایشنز کے اجلاس

کھانے کے دوران مختلف ایسوسی ایشنز نے اجلاس منعقد کئے۔ ان اجلاسوں اور ظہرانے کے بعد جلسہ گاہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

خصوصی تیسرا اجلاس

اس خصوصی اجلاس میں غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں کو ہفتہ کے روز بعد دوپہر مدعو کیا جاتا ہے۔

یہ اجلاس شام چار بجے شروع ہوا۔ اس کی صدارت مکرم امیر صاحب کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی تقریر مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Messianic Movements of the 19th Century

2۔ دوسری تقریر مکرم مولانا اظہر احمد گورایہ صاحب، مشنری مالٹن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Promotion and Practice of Islamic Values

معزز مہمانوں کے خطابات

جلسہ سالانہ کے موقع پر وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے

اراکین ، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلرز، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اوران میں سے بعض مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت ، امن وسلامتی، صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ مختلف سیاسی قائدین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمت میں پیش کئے گئے۔

اس اجلاس میں درج ذیل معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے ۔اور ساتھ ہی ساتھ ان خطابات کا اردو زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

1 - Hon. Justin Trudeau - MP- Leader of the Liberal Party of Canada

2 - Her Worship Hazel McCallion - Mayor of Mississauga

3 - Hon. Julian Fantino - MP - Minister of Vaterans Affairs

4 - Hon. Steven Del Duca, - MPP - Minister of Transportation

5 - Hon. Judy Sgro - MP - Former Minister of Immigration & Citizenship

6 - Hon. Kyle Seeback - MP

7 - His Worship Doug White - Mayor of Bradford West Gwillimbury

8 - Her Worship Susan Fennel - Mayor of Brampton

9 - His Worship Dave Barrow - Mayor of Richmond Hill

10 - Hon. & His Worship Maurizio Bevilacqua - Mayor of Vaughan

11 - Mr. Akhilesh Misra - Consul -General of India, Toronto

12 - Mr. Asghar Ali Golo - Consul- General of Pakistan, Toronto

13 - Tiger Ali Singh [Gurjit Singh Hans] - Indo-Canadian Professional Wresler

14.- Tiger Jeet Singh - Fahter of Tiger Ali Singh

15 - Hon. Chris Alexander - Minister Citizenship and Immigration

15 - Hon. Tim Uppal - MP - Minister of State (Multiculturism)

16 - Hon . JimKarygainnis - Former MP

سالانہ سرظفراللہ خاںؓ ایوارڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کینیڈا جماعت میں سر محمد ظفراللہ خانؓ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ امسال بھی اس ایوارڈ کی تقریب منعقد کی گئی۔

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم آصف خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے حضرت سرظفراللہ خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنی نوع انسان کی گراں قدر عالمگیر خدمات کا مختصر تذکرہ کیا اور کہا کہ اس سال Her Worship Hazel McCallion کو ان کی انسان دوستی ، امن پسندی اور گراں قدر طویل خدمات کے پیش نظر دوسرے سالانہ سرظفراللہ خاںؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

اس اعلان کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے Her Worship Hazel McCallion کو سرظفراللہ خانؓ ایوارڈ دیا۔

Her Worship Hazel McMacllion کا خطاب

ایوارڈ لینے کے بعد محترمہ عزت مآب معزز مہمان نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور اپنے قلبی جذبات کا ذکر کیا۔

Parliamentary Ahmadiyya Friendship Association

جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا میں ایک گروپ تشکیل دیا ہے جس میں ایسے ممبر پارلیمنٹ شامل ہیں جو جماعت احمدیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور جماعت پر مختلف ممالک میں ڈھائے جانے ظلم وستم اور بربریت کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے موید ہیں ۔ اور بین الاقوامی انسانی حقوق کمیشن اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں سے رابطہ رکھیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک 38 اراکین اسمبلی نے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے اور اس ایسوسی ایشن کے رکن بنے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس ایسوسی ایشن کے درج ذیل تین Co-Chairs ہیں۔

1. Hon. Judy Sgro - MP (Liberal Party of Canada, York West, ON)

2. Hon. Kyle Seeback - MP (Progressive Conservative Party of Canada, Brampton West, ON)

3. Hon. Jinny Sims - MP (National Democratic Party , Newton-North Delta, BC)

اس ایسوسی ایشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے جلسہ سالانہ کے موقع پر سرظفراللہ خانؓ ایوارڈ کے بعد ایسوسی ایشن کے تین Co-Chairs کو جماعت کی طرف سے ایوارڈز دئے گئے۔

1. Hon. Judy Sgro - MP (Liberal)

2. Hon. Kyle Seeback - MP (Progressive Conservative)

3. Hon. Jinny Sims - MP (National Democratic Party)

تیسرے Co-Chair جلسہ سالانہ کے موقع پر موجود نہیں تھے اس لئے ان کا ایوارڈ مکرم چوہدری محمد اسلم شاد صاحب ریجنل امیر برٹش کولمبیا کو دیا گیا کہ وہ انہیں پہنچا دیں۔

تقریب تعلیمی ایوارڈ واسناد

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خصوصی اجلاس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی حسب روایت تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 42 طلباء کو ایوارڈز اور اسناد کا اعلان مکرم ڈاکٹر مرزا حمید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم کینیڈا نے کیا اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

آخری تقریر

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی تھی۔

آپ نے Message of Peace کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر کی۔

ان کی تقریر اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

معزز مہمانوں کے اعزاز میں خصوصی عشائیہ

حسب روایت خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی پانچ سو سے زائد خصوصی مہمانوں کے اعزاز میں شاندار عشائیہ پیش کیا گیا۔

تقریب آمین

شام ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاسلام میں مکرم شیخ عبدالہادی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی کینیڈا نے بچوں کے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ختم ہونے کے موقع پر تقریب آمین کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں 5 بچوں اور 4 بچیوں سے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے قرآن کریم کے چند حصے سنے۔ اور اس کے بعد قرآن کریم ختم ہونے کی دعا پڑھی اور اجتماعی دعا کروائی۔

اعلاناتِ نکاح

حسب روایت جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 21 جون 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دو (2) نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

بروز اتوار مورخہ 22 جون 2014ء

آخری اور چوتھا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں درج ذیل تین تقاریر ہوئیں جو انگریزی زبان میں تھیں اور ان کا ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

1۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم حماد احمد مبین صاحب، طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Writings of the Promised Messiah^{as}

2۔ دوسری تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب، مشنری آٹوا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Promised Messiah^{as} and Communication with Living God

تقریبِ علمِ انعامی واسناد

جلسہ سالانہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی حسب روایت جماعت کی ذیلی تنظیموں کی حسن کارکردگی کی بنا پر علمِ انعامی اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

علمِ انعامی کی مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ اور مجلس اطفال الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ مستحق قرار پائیں۔ ریجنل سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ پریری ریجن اول، جی ٹی اے سینٹر ریجن دوم، یارک ریجن سوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ جی ٹی اے سینٹر ریجن اول، جے ٹی اے ایسٹ ریجن دوم اور کیلگری ریجن سوم قرار پائے۔

اسی طرح مجلس انصار اللہ سسکاٹون ساؤتھ علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ جب کہ ریجنل مجالس میں مجلس انصار اللہ پریری اول، برٹش کولمبیا دوم اور مجلس انصار اللہ جی ٹی اے سینٹر سوم قرار پائیں۔

ذیلی تنظیموں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی مجالس کو علمِ انعامی اور ریجنل سطح پر اول دوم سوم آنے والوں کو محترم امیر صاحب نے اسناد عطا کیں۔

مالی تحریکات

مکرم خالد محمود نعیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر تقریر کی اور احباب جماعت کو مالی تحریکات اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی خطاب

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Purpose of Establishement of the Ahmadiyya Muslim Jama'at and our Responsibilites

آپ نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب اور اعلانات کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ مستورات کی حاضری 7,273 تھی۔

مورخہ 21 جون 2014ء کو دوسرے دن بروز ہفتہ تیسرے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ تقاریر کا ساتھ ساتھ انگریزی سے اُردو رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔

اس اجلاس کی صدارت صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے کی۔

سلسلہ تقاریر

مستورات کے جلسہ میں پہلی تقریر محترمہ ڈاکٹر نگہت محمود صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Holy Qur'an : An Ultimate Reference Book

دوسری تقریر محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Self-Reformation - Pathway to Love of Allah

مورخہ 22 جون 2014ء کو تیسرے روز بروز اتوار چوتھے اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ تمام تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو ساتھ ساتھ کیا جاتا رہا۔

اس اجلاس کی صدارت بھی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے کی۔

پہلی تقریر محترمہ ڈاکٹر نورین سہیل صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پنجابی الہام "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" تھا۔ آپ نے اردو میں تقریر کی۔

دوسری تقریر محترمہ سیما شاہ صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Keeping my Identity in Today's World

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ کی تھی۔ آپ کی اردو تقریر کا عنوان تھا۔

روزمرہ زندگی کے دس گُر

تقریب تعلیمی ایوارڈ

ان تقاریر کے بعد جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 65 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ

مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کی کاروائی کے اختتام اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے اختتام پر رضا کاروں کی حوصلہ افزائی

جیسے ہی جلسہ سالانہ ختم ہوتا ہے جلسہ کے تمام سامان کو سمیٹنے کا کام فوراً شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی تمام جلسہ گاہ اور دیگر ہالز کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محترم امیر صاحب نے جلسہ گاہ کے تمام شعبہ جات کا خود موقع پر جا کر چیزوں کے سمیٹنے اور صفائی کا معائنہ کیا اور رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی خدمات کو سراہا اور اُن کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

لنگر خانہ کا جائزہ

جلسہ گاہ سے فراغت کے فوراً بعد محترم امیر صاحب لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور تمام شعبہ جات کے رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی انتھک محنت کو سراہا۔

ایم ٹی اے

جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو میں معزز مہمانوں، افسران جلسہ سالانہ اور بعض دیگر احباب کے انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے۔ جلسہ کی تمام تقاریر کے انگریزی سے اُردو اور اُردو سے انگریزی زبان میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

کینیڈین میڈیا

جلسہ سالانہ کی کاروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ راول ٹی وی اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع و عریض قطعہ سرسبز و شاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے سجا ہوا تھا جو بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ مسجد کی مغربی جانب سرسبز و شاداب لان پر دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جن میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین شرکت کرتے رہے۔ اسی طرح ان ایام میں مسجد بیت الاسلام میں تہجد کی نماز اور درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر نیک اثر پڑا۔

الغرض سامعین نے بڑے انہماک اور دلجمعی کے ساتھ جلسہ کی تمام کاروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

اس طرح یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور تمام احباب و خواتین بہت ہی اچھا تاثر لے کر اپنے گھروں کو لوٹے۔ **الحمد للہ علی ذالک۔** دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی جملہ برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش قیمت دعاؤں سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ: جلسہ سالانہ کی تفصیلی روداد آئندہ کسی اشاعت میں پیش کی جائے گی۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء
(مَیں نے کیا دیکھا)

اس بار بھی پروانوں کے سیلاب کو دیکھا
امسال بھی ”دیوانوں“ کے سیلاب کو دیکھا
ہر رنگ کے ہر قوم کے مہمان وہاں تھے
اک روحِ بلالی لئے انسان وہاں تھے
مہدیؑ کے پیاروں کی عجب آن وہاں تھی
اور وحدتِ مِلّی کی عجب شان وہاں تھی
ہر فرد میں اک جذبۂ ایمان کو دیکھا
مہدی کی صداقت پہ بھی ایقان کو دیکھا
تھے نظم کے اور ضبط کے پُرکیف نظارے
عرفان وحِکَم کے بھی تھے بہتے ہوئے دھارے
پُرمغز تھا ہر ایک خطاب اور تھا جامع
پھر وجد میں ڈوبا ہوا ہر ایک تھا سامع
رحمت کی گھٹاؤں کو برستے ہوئے دیکھا
مہدیؑ کی دعاؤں 1 کو برستے ہوئے دیکھا
بٹتے ہی گئے علم کے پھر سارے خزانے
گاتے رہے پھر حمد کے ہم سارے ترانے
پھر نعرۂ تکبیر کی پُرجوش صدائیں
اور اللہ اکبر کی بھی پُرجوش ندائیں
بڑھتی ہی گئی اس سے تو ایماں کی حرارت
ہر بات میں پوری ہوئی مہدیؑ کی بشارت
لائے گئے پاکیزہ اُس نان 2 کو دیکھا
”درویشوں“ میں بٹتے ہوئے اُس خوان کو دیکھا
پُرسوز دعاؤں کے بھی پھر دیکھے نظارے
اللہ کے دربار میں گویا کہ ہوں سارے
اتنے ہوئے فضل اُس کے تھے اور اتنی عنایات
اس چشم نے سب دیکھیں جو سنتے تھے روایات
یہ دیس حقیقت میں ہے دنیا کا کنارہ
پہنچی تیری تبلیغ 3 کہ جس کا تھا اشارہ
خدمت کا تو معیار رہا اعلیٰ سے اعلیٰ
دے سب کو جزاء کوکبؔ! مرا ربّ تعالیٰ

1: شاملین جلسہ کے حق میں دعاؤں کے اثرات
2: رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
3: بحرالکاہل کنارے وینکوور میں مسجد کا افتتاح بدست حضور انور اور انتہائی شمال مغربی علاقوں میں مبلغین کی تبلیغ

(مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ)

ناصر اکیڈیمی

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”احمدیہ چلڈرن سنڈے سکول“ کا نام ازراہ شفقت ”ناصر اکیڈیمی“ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس نام اور اس ادارہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آئندہ احمدیہ چلڈرن سنڈے سکول کے متعلق تمام خط و کتابت ”ناصر اکیڈیمی“ کے نام سے کی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا حمید احمد
سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا

Inauguration
ایوان طاھر
Aiwan Tahir
2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم
In the name of Allah, the Gracious, the Merciful
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
There is none worthy of worship except Allah; Muhammad[sa] is the
Messenger of Allah

لا الہ الا اللہ محمد
of worship except Allah; Muhammad[sa] is the
Messenger of Allah
Jalsa

There is none

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
There is none worthy of worship except Allah; Muhammad[sa] is the
Messenger of Allah

الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
There is none worthy of worship except Allah; Muhammad[sa]
Messenger of Allah

Jalsa Salana 2014
CANADA

of worship except
Messenger of Allah

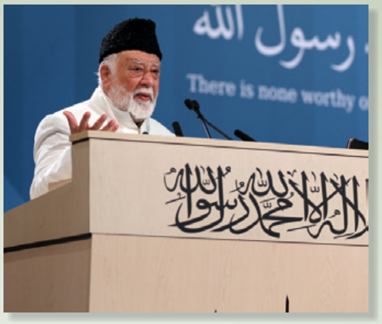
There is none worthy

except Allah; Muhammad

none
except Allah

There is none

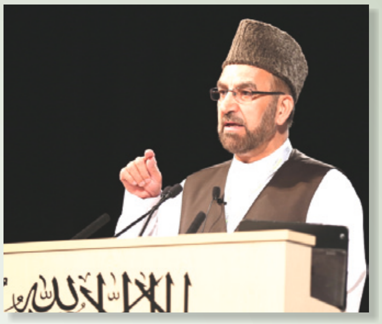

of worship

FOR ALL

Jalsa Salana
2014
CANADA
AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT
Canada

لا اله الا الله محمد رسول الله
here is none worthy of worship except Allah; Muhammadsa is the
Messenger of Allah

Jalsa Salana
2014
CANADA
AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT
Canada

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE
لا اله الا الله محمد رسول الله
Jalsa Salana

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE
There is none worthy of worship except Allah; Muhammad
Messenger of Allah

Khilafat

CASH ONLY

MTA
NEWS

بسم الله الرحمن الرحيم
In the name of Allah, the Gracious, the Merciful
Jalsa Salana
2014

PRESS AND MEDIA

LOVE
FOR
ALL

LOVE
FOR
ALL
HATRED
FOR
NONE

مسجد بیت الاسلام میں 147 واں کینیڈا ڈے

جماعت احمدیہ کینیڈا ہر سال وطن عزیز کا جشن ایک نئے ولولے سے مناتی ہے۔اظہارِ حب الوطنی یوں بھی ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی اور امام وقت کی ہدایات ہر ملک میں ہمیں وطن سے محبت کا درس دیتی ہیں۔کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے تمام مراکز اسی جذبہ کے تحت یکم جولائی کی صبح اپنے وطن سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

اس سال بھی بیت الاسلام کے احاطہ میں اس پُرمسرت تقریب کے موقع پر عید کا سماں تھا۔کینیڈا ڈے کی تقریب کا آغاز دس بجے صبح ہونا تھا۔سرخ وسفید ملبوسات میں سجے سجائے بچے بڑی شدت سے انتظار کررہے تھے اورخواتین و احباب کے علاوہ معزز مہمان ہاتھوں میں کینیڈا کے پرچم تھامے پہلے سے ہی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے ۔ کہ عین وقت پر موسلا دھار بارش شروع ہوگئی لیکن ابھی خدام مناسب انتظامات کے لئے بھاگ دوڑ ہی کررہے تھے کہ بارش کا ریلا تھم گیا اور انتظامیہ کی جان میں جان آئی ۔ صبح سوادس بجے پرچم کشائی کی رسم سے تقریب کا آغاز ہوا۔جس کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی۔مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑے بچے اور بچیوں نے بھرپور انداز میں کینیڈا کا قومی ترانہ گا کر دلوں کو گرمایا۔

ننھی عائزہ احمد نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت سے تقریب کا باقاعدہ آغاز کیا۔اورعزیزم اِرم محمود نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔جس کے بعد عزیزم شرجیل بابر نے کینیڈا کی امن پسندی، ہمہ جہتی ،آزادیٔ مذہب اور انسانی ہمدردی جیسی حسین اقدار کا ذکر کیا۔

مہمانان گرامی کے خطاب

اس تقریب کے موقع پر درج ذیل مہمانان گرامی نے حاضرین سے خطاب فرمایا:

1- Hon. Steven Del Duca - MPP - Minister of Transportation

2 - Micheal Di Biase - Regional Councillor

3 - Ms. Marilyn Iafrate - Councillor

4 - Ms. Deb Schulte - Regional Councillor

وان شہر سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں میں سے سب سے پہلے اونٹاریو کی نئی منتخب حکومت کے ممبر پارلیمنٹ اور ٹرانسپورٹ کے وزیر Hon. Steven Del Duca نے خطاب کیا۔آپ نے جماعت احمدیہ کو ہر سال اتنے اہتمام سے کینیڈا کا جشن آزادی منانے پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ کوئی اور کمیونٹی میرے علم میں نہیں جو ایسے جذبہ کا مظاہرہ کرے ،جماعت احمدیہ صحیح رنگ میں وطن سے محبت کا حق ادا کرنا جانتی ہے۔

آپ کے بعد وان شہر کے ریجنل کونسلر Mr. Michael Di Biase نے حاضرین سے خطاب میں فرمایا کہ میں پہلی بار 1991 میں پیس ویلج میں آیا تھا اِس تھوڑے سے عرصہ میں یہاں حیران کن ترقی ہوئی ہے یہ ہم سب کی محنت سے ممکن ہوا ہے اور مستقبل میں میں مل جل کر اور بھی محنت کرنی ہوگی۔آپ نے تمام حاضرین کو جشنِ آزادی کی مبارک باد پیش کی۔

تقریب سے وان شہر کی ریجنل کونسلر Ms. Deb Schulte اور کونسلر Ms. Marilyn Iafrate نے بھی خطاب کیا اور جشن آزادی کی مبارک باد پیش کی۔

وان شہر کے میئر کی شمولیت

وان شہر کے میئر Hon. & His Worship Maurizio Bevilacqua کینیڈا کی 147 ویں جشن آزادی کی تقریب میں تشریف لائے ۔ اور ان کی خدمت میں تحفہ پیش کیا گیا۔اورلوگوں نے خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔

ایک گھنٹہ کی اِس تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بھی خطاب فرمایا۔

محترم امیر صاحب نے خاص طور پر کینیڈین حکومت کے ہمہ جہتی مثالی کردار کی تعریف وتوصیف کی۔آپ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب وخواتین پر ملکی اور قومی ذمہ داریوں کی اہمیت بیان فرمائی اور حُب الوطنی کے بارہ میں اسلامی نقطہ نظر بیان کیا۔آپ نے اپنے خطاب کے اختتام پر کینیڈا زندہ باد کا تین بار پُر جوش نعرہ لگوا کر اپنے قلبی جذبات کا اظہار فرمایا۔

تقریب کے بعد مہمانوں کی کینیڈا کے 147 ویں کینیڈا ڈے کے کیک اور دوسرے لوازمات سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

اک اسمِ محمدؐ میں

قامت میں تری جاناں جب خود کو فنا جانا
تب ہم نے محبت کا اک اور مزا جانا

ہر بار نیا کوئی اندازِ حیا اُس کا
ہر بار یہ دل ہم نے ہاتھوں کی حِنا جانا

لذت ہی عجب ہے کچھ آزارِ محبت میں
اِک عمر کو کھو دینا اِک لمحے کو پا جانا

کیسا وہ نفس ہوگا انفاس بدل ڈالے
آساں نہیں صحرا کو گلزار بنا جانا

اک سرو سراپا میں شوخی و حیا داری
جلوہ ہو کہ پردہ ہو اک حشر اٹھا جانا

اک اسم محمدؐ میں تاثیر یہی دیکھی
جتنا بھی اسے سوچا اُتنا ہی نیا جانا

(مکرم مظفر منصور صاحب)

becomes

بقیہ از خطبہ جمعہ

اب اس بات میں نہ تلوار کا سوال ہے نہ سختی کا سوال ہے بلکہ اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی تعلیم کی بات ہو رہی ہے۔ اس تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کی بات ہو رہی ہے۔

پرسوں ویزبادن میں مسجد کا سنگِ بنیاد تھا۔ چار سو سے اوپر وہاں کے مقامی لوگ آئے ہوئے تھے۔ جرمن مہمان آئے ہوئے تھے۔ میں نے مختصراً اسلامی تعلیم کے حوالے سے وہاں باتیں کیں۔ ہر ایک نے تقریباً یہی کہا کہ یہ پیغام ہم سب کے دل کی آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آج اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ پس ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے تو ان میں سے یا ان کی اگلی نسلوں میں سے لوگ اسلام کو سمجھیں گے اور داخل ہوں گے۔ جس کو اللہ چاہے گا اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، نہ پریشان ہونے کی ضرورت ہے، نہ جھجکنے کی ضرورت ہے، نہ ڈیفینسیو (defensive) ہونے کی ضرورت ہے، نہ ایسا جواب دینے کی ضرورت ہے جس سے خوف اور ڈر جھلک رہا ہو۔ نہ دنیاوی حکومتیں ہمارا مقصد ہیں اور نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں بٹھانا اور اس کے آگے جھکانا ہمارا کام ہے اور یہ کام انشاء اللہ ہم کرتے رہیں گے۔ پس اس کام کو کرنے کے لئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو خلافت سے کامل اطاعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 جون 2014ء)

بقیہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کا بابرکت نظام کا قیام نو

اے ہمارے پیارے خدا! دنیا کے ہر فرد بشر کو اپنی اس نعمتِ عظمیٰ سے فیضیاب کر دے۔ اس کا دل خلافت کے نور سے روشن اور منور کر دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ آیئے اب ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ:

"ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدّ و جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

ہم ان عہدوں کو ہر لحہ اپنے دلوں میں تازہ رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں یہ عہد نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین اللّٰھم آمین۔

بقیہ از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مقام و مرتبہ اصحاب احمدؑ کی نظر میں

آج ہم اپنی مصروفیات کا بہانہ بنا کر ان بزرگ مخلص صحابہؓ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، آیئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کچھ دیر ان رفقاء احمدؑ کے پاس ٹھہریں اور ان کی آنکھوں سے خدا کے برگزیدہ مسیح و مہدی کو دیکھیں اور اخلاص و وفا کا سبق سیکھیں۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس زمانے میں ہمیں ان صحابہؓ کو یاد رکھنے کی بار ہا تذکیر فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرمایا:

"یہ لوگ خاموشی سے آئے اور محبت و تعلق وفا اور اطاعت کی مثالیں رقم کرتے ہوئے خاموشی سے چلے گئے۔... جہاں ہم ان بزرگوں پر رشک کرتے ہیں کہ کس طرح وہ قربانیاں کر کے امام الزماںؑ کی دعاؤں کے وارث ہوئے وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ آج بھی ان دعاؤں کو سمیٹنے کے مواقع موجود ہیں۔ آئیں اور ان وفاؤں، اخلاص، اطاعت، تعلق اور محبت کی مثالیں قائم کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یاد رکھیں جب تک یہ مثالیں قائم ہوتی رہیں گی زمینی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 دسمبر 2003ء، صفحہ 9)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

بقیہ از استغفار کی ضرورت و اہمیّت

لیکن اس سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں مستقل استغفار کرتے چلے جانے کی بھی ضرورت ہے جسے ہر احمدی کو حرزِ جان بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" (آمین)

(خطباتِ مسرور۔ جلد 10 صفحہ 22۔31)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل کا تقرر

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 جون 2014ء سے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کا پرنسپل مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم پروفیسر صاحب موصوف کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی طرف سے اور احباب جماعت کینیڈا کی طرف سے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ادارہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تعمیر و ترقی کے لئے بہترین اور مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عشق کے مکتب میں پڑھتے ہیں وفاؤں کا نصاب
لکھتے رہتے ہیں لہو سے اپنے کچھ رنگین باب
کیسی رنگینی لئے ہے اہلِ دل کی ہر کتاب
بخت پہ اپنے بہت نازاں ہوا رُودِ چناب

اس کے پہلو میں جمی ہیں محفلیں ابرار کی
ہیں رقم اس کی زمیں میں داستانیں پیار کی

میری اس دنیا کے ہر خورد و کلاں کی خیر ہو
مے کدے کی خیر ہو پیرِ مغاں کی خیر ہو
کارواں کی خیر میرِ کارواں کی خیر ہو
خیر ربوہ کی صدا ہو قادیاں کی خیر ہو

دل کے دامن پہ یہ موتی صدق کے جڑتے رہیں
ہم کبھی ماندہ نہ ہوں آگے قدم بڑھتے رہیں

(محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 13 جون 2014ء کو محترمہ طلعت صادق صاحبہ بنت مکرم جاوید صادق صاحب، پیس ویلیج سینٹر کی تقریب رخصتانہ وڈبائن بنکوٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

15 جون 2014ء کو مکرم کرنل محمد یحیٰی ساہی صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم نعمان یحیٰی صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام کیپٹل بنکوٹ ہال مسس ساگا میں کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ تقریب ولیمہ میں دور دراز شہروں، امریکہ اور یوکے سے آئے ہوئے مہمانوں نے شمولیت کی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور انہیں مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

ولادتیں

☆ سید جاذب

7 مئی 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا نوید اقبال صاحب اور مکرمہ طاہرہ شازیہ صاحبہ، مشنری ونڈسر ولندن (اونٹاریو) کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس بچے کا نام ''سید جاذب'' عطا فرمایا ہے۔ عزیزم جاذب سلمہ وقف نو سکیم میں شامل ہے۔

نومولود مکرم سید افتخار حسین صاحب حیدر آباد دکن کا پوتا اور مکرم منیر احمد صاحب مالاباری قادیان کا نواسہ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان مؤلف اصحاب احمدؑ کا پڑنواسہ ہے۔ یہ بچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ملک دین محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع عزیزم سید جاذب سلمہ کے تمام اعزا و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ آہِل احمد خلیفہ

4 جولائی 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق احمد خلیفہ صاحب اور مکرمہ عارفہ لبنیٰ صاحبہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

اس بچے کا نام ''آہِل احمد خلیفہ'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم طاہر احمد خلیفہ صاحب لاہور کا پوتا اور مکرم سعید فاروق چوہان صاحب پیس ویلیج ویسٹ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت عمریں عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم عمر عزیز صاحب

24 مئی 2014ء کو مکرم عمر عزیز صاحب پیس ویلیج سنٹر ویسٹ 31 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ محترم لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 27 مئی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے 28 مئی 2014ء کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم، مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب صدر حلقہ اور محترمہ خالدہ عزیز صاحبہ پیس ویلیج سنٹر ویسٹ کے صاحبزادے تھے اور مکرم عدیل احمد عزیز صاحب، مکرم احمد محمود عزیز صاحب اور مکرم نذیر احمد عزیز صاحب پیس ویلیج سنٹر ویسٹ کے بھائی اور مکرم رائے بدر احمد صاحب، لندن یوکے کے داماد تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ماریہ احمد صاحبہ ہیں۔

اس المناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے اعزہ واقارب جرمنی، لندن یوکے، امریکہ اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے آئے اور تجہیز وتکفین میں شمولیت کی۔

☆ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب

22 جون 2014ء کو مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب وان ایسٹ 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم انصر رضا صاحب، مشنری وان نے 23 جون 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 24 جون 2014ء کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم سعود احمد صاحب وان ایسٹ اور مکرم داؤد احمد صاحب پاکستان اور تین بیٹیاں مکرمہ لبنیٰ سیٹھی صاحبہ بیری، مکرمہ عظمیٰ مبارک صاحب پیس ویلیج ایسٹ اور مکرمہ شازیہ کرن صاحبہ ووڈبرج یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے اور بھی عزیز واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم محمد امین صاحب

3 جولائی 2014ء کو مکرم محمد امین صاحب درویش قادیان، حال برایمپٹن ہارٹ ایک 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 313 درویشان قادیان میں سے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں آٹھ بیٹے مکرم محمد صادق اکبر صاحب فوٹوگرافر ونڈسر، مکرم محمد رفیق عامر صاحب ربوہ، مکرم محمد نعیم خالد صاحب سویٹزلینڈ، مکرم محمد وسیم طارق صاحب جرمنی، مکرم محمد کلیم ظفر صاحب جرمنی، مکرم محمد شمیم زاہد صاحب جرمنی، مکرم محمد نصر اللہ بابر صاحب جرمنی اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب جرمنی اور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ ونڈسر، مکرمہ امۃ الرؤوف طیبہ صاحبہ نارتھ یارک، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ جرمنی اور مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم، مولانا مکرم محمد عمر اکبر صاحب مربی سلسلہ کے دادا اور مکرم فرحان احمد نصیر صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نانا تھے۔

ادارہ وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ امۃ المنان غازی صاحبہ

3 جولائی 2014ء کو مکرمہ امۃ المنان غازی صاحبہ ونڈسر

جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ، مکرم مظفر غازی صاحب پیس ویلج ساؤتھ، مکرمہ رشیدہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحئی طاہر صاحب ونڈسر جماعت اور مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم میجر محمود احمد لون صاحب ووڈبرج کی والدہ محترمہ تھیں۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 4 جولائی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم محمد امین صاحب اور محترمہ امۃ المنان غازی صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جمعہ کے فوراً بعد کی نیشنل قبرستان میں ان دونوں کی قبریں تیار ہونے کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کروائی۔

نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 27 جون 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم محمد الیاس صاحب

9 جون 2014ء کو مکرم محمد الیاس صاحب، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ قریشہ بانو صاحبہ پیس ویلج ایسٹ کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم محسن مظفر صاحب پیس ویلج ایسٹ، مکرم انعام مظفر صاحب سعودی عرب، مکرم محمود مظفر عادل صاحب اور مکرم محمد ظفر صاحب قادیان اور مکرم ناصر مظفر صاحب سورینام اور تین بیٹیاں مکرمہ مظفر محسنہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمان خان صاحب مربی سلسلہ گیانا، مکرمہ افتخار محمودہ صاحبہ ایڈمنٹن اور مکرمہ خالدہ رفعت صاحبہ قادیان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ظہیر احمد صاحب

10 جون 2014ء کو مکرم ظہیر احمد صاحب کیلگری میں 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم، مکرم قمر اقبال صاحب ایری ویلج کے خالہ زاد بھائی تھے۔

☆ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب

13 جون 2014ء کو مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب سری لنکا میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، دو بیٹے عزیزم لبیب احمد باجوہ، عزیزم ظہور احمد باجوہ داؤد احمد، ایک بیٹی عزیزہ عائشہ مسعود ہیں۔ آپ، مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب، مکرم داؤد احمد باجوہ، محترمہ مبارکہ مقبول باجوہ صاحبہ اور محترمہ حامدہ مجید باجوہ صاحبہ پیس ویلج ایسٹ کے بھائی اور مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ماموں تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحومین کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم چوہدری خالد ضیاء صاحب

15 جون 2014ء کو مکرم چوہدری خالد ضیاء صاحب لاہور میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم، مکرم چوہدری نصیر احمد اختر صاحب سپرنگ ڈیل برامپٹن کے رشتہ دار تھے۔

☆ مکرم محمد سردار ڈوگر صاحب

17 جون 2014ء کو مکرم محمد سردار ڈوگر صاحب لاہور میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم، مکرم یعقوب احمد ڈوگر صاحب برامپٹن جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ

22 جون 2014ء کو مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ، مکرم چوہدری آیت اللہ قمر صاحب اور مکرم محمد منور شاد صاحب مسس ساگا اور مکرم انصر احمد صاحب پیس ویلج ایسٹ کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ

26 جون 2014ء کو مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ لاہور میں 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ، مکرم اقبال احمد ناصر صاحب ووڈبرج کی بہن تھیں۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 4 جولائی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم محمد امین صاحب اور محترمہ امۃ المنان غازی صاحبہ کے جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

28 جون 2014ء کو مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ربوہ 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم محمود احمد شمس صاحب، گوئیٹے برگ نزیل پیس ویلج ویسٹ اور مکرم ڈاکٹر مبشر احمد انجم احمدیہ ابوڈ آف پیس کی بہن تھیں اور مکرم محمد ابراہیم منصور صاحب پیس ویلج ویسٹ کی خالہ تھیں۔

☆ مکرمہ آمنہ رشید صاحبہ

29 جون 2014ء کو مکرمہ آمنہ رشید صاحبہ لیہ 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، محترمہ نصرت مظفر گورایہ صاحبہ پیس ویلج ایسٹ، محترمہ مبشرہ مبشر گورایہ سیسکاٹون کی والدہ اور مکرم چوہدری خدا بخش گورایہ صاحب پیس ویلج ایسٹ کی بہن تھیں۔

☆ مکرم ملک سعید احمد صاحب

2 جولائی 2014ء کو مکرم ملک سعید احمد صاحب کراچی 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم ملک بشارت احمد صاحب اور مکرم ملک منصور احمد صاحب بریڈفورڈ اور محترمہ روبینہ احمد صاحبہ پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ کے بہنوئی تھے۔

☆ مکرمہ سنبل مبشر صاحبہ

3 جولائی 2014ء کو مکرمہ سنبل مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب جرمنی میں 36 سال کی عمر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مرحومہ، مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب پیس ویلج سنٹر ایسٹ، مکرمہ سمیرا نثار صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب پیس ویلج ایسٹ اور مکرمہ شبانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت ودستکاری لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی بھانجی تھی۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحومین کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆